رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۸۳۵

تار کا پتہ:- الفضل قادیان

انا الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

اللہ اکبر

الفضل قادیان

روزنامہ

ایڈیٹر غلام نبی

ترسیل زر بنام منیجر روزنامہ الفضل ہو

شرح چندہ پیشگی
سالانہ صہ
ششماہی ہعہ
سہ ماہی ہے ۱۲

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN.

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند سے ۱۸

جلد ۲۴	مورخہ ۹ رمضان ۱۳۵۵ھ	یوم چہار شنبہ	مطابق ۲۵ نومبر ۱۹۳۶ء	نمبر ۱۲۶

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۴- نومبر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے کے متعلق آج کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کی آنکھ میں ابھی تک ورم اور سُرخی کے باعث بہت تکلیف ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ اللہ تعالےٰ حضور کو صحت عطا فرمائے :-

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو آج سردرد کی تکلیف ہے۔ دعائے صحت فرمائی جائے :-

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے کو نقرس کے درد سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے افاقہ ہے۔ گو ابھی کلی آرام نہیں آیا۔

جناب مولوی عبد المغنی خان صاحب نے نظارت دعوت وتبلیغ کا اور جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب نے نظارت تعلیم وتربیت کا چارج لے لیا ہے :-

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

روزوں سے تعلق رکھنے والے بعض ضروری مسائل

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں ایک شخص کا سوال پیش ہوا۔ کہ میں مکان کے اندر بیٹھا ہوا تھا۔ اور مجھے یقین تھا۔ کہ ہنوز روزہ رکھنے کا وقت ہے۔ اس لئے میں نے کچھ کھا کر روزہ کی نیت کی۔ مگر بعد میں ایک دوسرے شخص سے معلوم ہوا۔ کہ اس وقت سفیدی ظاہر ہو گئی تھی۔ اب میں کیا کروں۔ حضور نے فرمایا۔ "ایسی حالت میں اس کا روزہ ہو گیا۔ دوبارہ رکھنے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ اپنی طرف سے اس نے احتیاط کی اور نیت میں فرق نہیں۔ صرف غلطی لگ گئی۔ اور چند منٹوں کا فرق پڑ گیا"۔ (بدر ۱۴ فروری ۱۹۰۷ء)

ایک اور شخص کا سوال پیش ہوا۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وصال کے دن روزہ رکھنا ضروری ہے یا نہیں فرمایا "ضروری نہیں ہے"۔

ایک شخص کا سوال پیش ہوا۔ کہ محرم کے پہلے دس دن کا روزہ رکھنا ضروری ہے یا نہیں فرمایا "ضروری نہیں ہے"۔ (بدر ۱۴ مارچ ۱۹۰۷ء)

ایک شخص نے سوال کیا۔ کہ بعض اوقات رمضان ایسے موسم میں آتا ہے۔ کہ کاشتکاروں سے جبکہ کام کی کثرت مثل تخمریزی و دروگی ہوتی ہے۔ اسی طرح مزدوروں سے جن کا گزارہ مزدوری پر ہے۔ روزہ نہیں رکھا جاتا۔ ان کی نسبت کیا ارشاد ہے۔ حضور نے فرمایا۔ "الاعمال بالنیات۔ یہ لوگ اپنی حالتوں کو مخفی رکھتے ہیں۔ ہر شخص تقویٰ و طہارت سے اپنی حالت سوچ لے۔ اگر کوئی اپنی جگہ مزدوری پر رکھ سکتا ہے۔ تو ایسا کرے۔ ورنہ مریض کے حکم میں ہے پھر جب میسر ہو رکھ لے۔ اور وعلى الذين يطيقونه کی نسبت فرمایا۔ کہ اس کے معنے یہ ہیں۔ کہ جو طاقت نہیں رکھتے"۔ (بدر ۲۶ ستمبر ۱۹۰۷ء)

Digitized by Khilafat Library

اگر آپ

ان بیماریوں میں سے کسی ایک میں مبتلا ہیں۔ تو للہ ایک دفعہ میری طرف رجوع کریں

پہلی دوا میری طلسماتی پڑیا کو استعمال کر کے شان ایزدی ملاحظہ کریں پیشاب بند ہو یا رک رک کر آتا ہو۔ زخم ہو کر پیپ پڑ گئی ہو۔ انشاء اللہ تعالیٰ صرف پانچ خوراک سے بکلی صحت ہوگی۔ قیمت صرف ۵ روپیہ

دوسری دوا میرے طلسماتی تیل کا استعمال قدرت خداوندی کا ایک کرشمہ ہے جوڑوں میں درد ہو۔ رگوں میں درد ہو۔ گوشت میں درد ہو۔ کمر چوٹ کا درد نہ ہو ایک ہفتہ دوا استعمال کرنے سے انشاء اللہ تعالیٰ درد کافور ہوں گے قیمت دو روپے

المشتہر: مرزا مراد بیگ احمدی چک ۲۳۶ ڈاک خانہ جڑانوالہ ضلع لائلپور

ماں کا خط اپنی بیٹی کے نام

میری نور نظر بچی خدا تم کو سلامت رکھے۔ ابھی دو مہینے باقی ہیں اور تم نے ابھی سے گھبرا گھبرا کر خط لکھنے شروع کر دئے۔ اگرچہ پیدائش کی گھڑیاں بہت ہی مشکل ہوتی ہیں اور بچہ پیدا ہونیکے بعد عورت دوبارہ دنیا میں آتی ہے۔ لیکن میری بچی تمہیں میرے تجربہ سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ کیونکہ مجھے اللہ تعالیٰ کے فضل سے کسی بچہ کی پیدائش پر کبھی تکلیف نہیں ہوئی۔ کیونکہ تمہارے ابا جان ایسے موقعہ پر مجھے ہمیشہ ڈاکٹر منظور احمد صاحب مالک شفاخانہ دلپذیر قادیان ضلع گورداسپور سے اکسیر سہیل ولادت منگا دیا کرتے تھے اس سے بچہ آسانی سے پیدا ہو جاتا ہے اور بعد کی دردیں بالکل نہیں ہوتیں۔ قیمت بھی اسکی زیادہ نہیں شاید دو روپے آٹھ آنے ہے جو کہ فوائد کے لحاظ سے بالکل حقیر ہے؟ اپنے میاں سے کہہ کر یہ دوائی ضرور منگا رکھیں۔ والسلام

مفرح یاقوتی

شادی ہوگئی ہے؟ آپ جو چیز چاہتے ہیں وہ یہ ہے

یہ مرد عورت کیلئے ایک تریاقی نہایت تفریح بخش۔ دل کو ہر وقت خوش رکھنے والی۔ دماغی قلبی اور عصبی کمزوری کیلئے ایک لاثانی چیز ہے اس سے اولاد کی کثرت ہوتی ہے زندگی کی روح اور جوانی کی جان ہے۔ اس کو آج ہی استعمال کر کے دیکھیئے اور لطف زندگی اٹھائیے عورتوں اور مردوں کے پوشیدہ امراض کیلئے یہ ایک اکسیر چیز ہے۔ حمل میں استعمال کرنے سے بچہ نہایت خوبصورت تندرست اور ذہین پیدا ہوتا ہے اور اللہ کے فضل سے لڑکا ہی ہوتا ہے اس کی پانچ روپیہ قیمت سنکر نہ گھبرائیے۔ نہایت ہی قیمتی اور نہایت ہی عجیب الاثر تریاقی۔ مفرح اجزاء مثلاً کوہ ما۔ عنبر۔ موتی۔ کستوری جدوار اصیل۔ یاقوت۔ مرجان۔ کہربا۔ زعفران۔ ابریشم مقرض کی کیمیاوی ترکیب۔ انگور سیب وغیرہ میوہ جات کا رس مفرح اور مقوی ادویات کی روح نکال کر بنایا جاتا ہے۔ تمام مشہور حکیموں اور ڈاکٹروں کی مصدقہ دوا یہی ہے علاوہ اس کے ہندوستان کے رؤسا و امراء اور معزز حضرات کے بیشمار سرٹیفکیٹ مفرح یاقوتی کی تعریف و توصیف کے موجود ہیں چالیس سال سے زیادہ مشہور اور ہر اہل و عیال کے گھر میں رکھنے والی چیز ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضہ اور تمام اکابرین ملت احمدیہ اس کے عجیب الفوائد اثرات کا اعتراف کرتے ہیں۔ اسکے اندر کوئی زہریلی اور منشی دوا شامل نہیں ہے دنیا بھر میں وہ انسان مفرح یاقوتی استعمال کرتے ہیں جو کمزوری وغیرہ پر فتح حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اور جن کو جوانی میں خاص زندگی سے لطف اندوز ہونے کی آرزو ہوتی ہے۔

مفرح یاقوتی بہت جلد اور یقینی طور پر پٹھوں خون اور اعصاب کو قوت دیتی ہے عورت اور مرد اپنی طاقت اور جوانی کو اسکے ذریعہ قائم رکھ سکتے ہیں تمام مفرحات مقویات اور تریاقات کی سرتاج ہے

پانچ تولہ کی ایک ڈبیہ صرف پانچ روپیہ میں ایک ماہ کی خوراک

دواخانہ مرہم عیسیٰ حکیم محمد حسین بیرون دہلی دروازہ لاہور سے طلب کریں

تعارف

ہومیوپیتھک علاج بہ نسبت دوسرے طریقہ علاج کے جلد فائدہ کرتا ہے کشتہ جات۔ اور انجکشن کے بد اثرات اپریشن۔ کڑوی کسیلی دوا کا استعمال اس علاج میں نہیں ہے۔ ہر مرض میں کھانے کی دوا حیرت انگیز اثر کرتی ہے کفایت شعاری کو مدنظر رکھتے ہوئے اس علاج کو ترجیح دیجئے۔ انشاء اللہ آپ بھی تعریف کریں گے۔

ایم ایچ احمدی چتوڑ گڈھ میواڑ

جنرل سروس کمپنی قادیان

جو احباب قادیان میں جائداد زمین یا مکان خرید و فروخت کرنا۔ نئی عمارت کی تعمیر کے متعلق مشورہ کرنا یا نگرانی کا بندوبست کرانا۔ پودوں اور باغات وغیرہ کے متعلق معلومات حاصل کرنا اور آب پاشی کے لئے الیکٹرک موٹر اور اپنے نئے یا پرانے مکانات میں بجلی کی فٹنگ کرانا چاہتے ہوں۔ انہیں چاہیئے کہ مینیجر جنرل سروس کمپنی سے خط و کتابت کریں۔ انتظام تسلی بخش کیا جائے گا۔

خاکسار: مرزا منصور احمد مینیجر کمپنی ہذا

محافظ جنین

حب اٹھرا رجسٹرڈ

اسقاط حمل کا مجرب علاج ہے

جن کے حمل گر جاتے ہیں۔ مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں۔ پیدا ہو کر فوت ہو جاتے ہیں اکثر ان بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں۔ بدن سبز۔ پیلے دست قے۔ بیچش۔ درد پسلی یا نمونیا ام الصبیان پرچھاواں یا سوکھا۔ بدن پر پھوڑے پھنسی چھالے۔ خون کے دھبے پڑنا۔ دیکھنے میں بچہ موٹا تازہ اور خوبصورت معلوم ہونا۔ بیماری کے معمولی صدمہ سے جان دیدینا۔ بعض کے ہاں اکثر لڑکیاں پیدا ہونا اور لڑکیوں کا زندہ رہنا لڑکے فوت ہو جانا۔ اس مرض کو طبیب اٹھرا اور اسقاط حمل کہتے ہیں۔ اس موذی بیماری نے کروڑوں خاندان بے چراغ و تباہ کر دیئے ہیں۔ جو ہمیشہ ننھے بچوں کے منہ دیکھنے کو ترستے رہے اور اپنی قیمتی جائدادیں غیروں کے سپرد کر کے ہمیشہ کے لئے بے اولادی کا داغ لے گئے حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد قبلہ مولوی نورالدین صاحب رضہ شاہی طبیب سرکار جموں و کشمیر نے آپ کے ارشاد سے ۱۹۱۰ء میں دواخانہ ہذا قائم کیا۔ اور اٹھرا کا مجرب علاج حب اٹھرا رجسٹرڈ کا اشتہار دیا۔ تاکہ خلق خدا فائدہ حاصل کرے۔ اس کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت تندرست اور اٹھرا کے اثر سے محفوظ پیدا ہوتا ہے اٹھرا کے مریضوں کو حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے قیمت فی تولہ عہ مکمل خوراک گیارہ تولے ہے۔ یکدم منگوانے پر گیارہ روپے علاوہ محصول ڈاک۔

المشتہر: حکیم نظام جان اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان

Digitized by Khilafat Library

دنیا کا ہادیٔ اعظم

اور

آپ کی مدّاح غیر مسلم دیویاں

یوم سیرت النبی کے موقعہ پر غیر مسلم مردوں اور عورتوں میں تقسیم کرنے کے لئے مندرجہ بالا نام کا رسالہ ملک فضل حسین احمدی مہاجر قادیان نے مرتب کیا ہے۔ جس میں آنحضرت صلعم کے بلند پایہ اخلاق بے مثال شخصیت اپنوں سے محبت پرائوں سے الفت۔ دشمنوں سے رواداری بیریوں سے حسن سلوک اور عدیم النظیر احسانات پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ اور رسالہ ہذا کی نمایاں خصوصیت یہ ہے۔ کہ اس میں جو کچھ لکھا گیا ہے۔ وہ سب کا سب غیر مسلم عورتوں کی زبان و قلم سے نکلا ہوا ہے۔ جن میں سے بعض آنحضرت صلعم کی ہم عہد ہیں۔ اور بعض زمانہ حال سے تعلق رکھتی ہیں۔ بعض عرب کی ہیں بعض امریکہ و یورپ کی ہیں۔ اور بعض ہندوستان کی ہیں۔ اور یہ ایسی جدت اور خوبی ہے۔ جو انشاء اللہ تعالےٰ غیر مسلم مردوں اور عورتوں کے دلوں میں آنحضرت صلعم کے متعلق حسن عقیدت پیدا کرنے کا بہترین اور مؤثر ذریعہ ثابت ہوگی۔ ہمیں توقع ہے کہ احمدی بھائی اور بہنیں اس دلنواز روح پرور اور وجد انگیز مضامین نظم و نثر سے لبریز رسالہ کی اشاعت میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیں گے۔ جیبی سائز۔ کاغذ لکھائی چھپائی عمدہ۔ حجم سو صفحہ ٹائیٹل دیدہ زیب مگر باوجود ان خوبیوں کے

۲۰ کی قیمت ایک روپیہ اور ۱۰۰ کی قیمت پانچ روپے

چونکہ وقت تھوڑا رہ گیا ہے۔ اس لئے بیرونجات کے دوست اور جماعتیں اپنے آرڈر جلد بھیجدیں۔ تاکہ وقت مقررہ پر انہیں رسالہ ہذا مل سکے ؎

ملنے کا پتہ

بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان

یوم سیرت النبیؐ کے لئے بہترین

اور

ارزاں ترین تبلیغی لٹریچر

انمول موتی کوڑیوں کے دام

احباب کو چاہیئے کہ آنے والے یوم سیرت ۲۹ نومبر ۱۹۳۶ء کے لئے مندرجہ ذیل رسائل ٹریکٹ کثیر تعداد میں جلد سے جلد منگالیں۔ تاکہ وقت پر پریشانی نہ ہو۔ اس وقت بذریعہ ریلوے ۲½ سیر تک کا پارسل منگانا بہت فائدہ مند رہتا ہے۔ بعد میں تنگ وقت میں بذریعہ ڈاک بہت زیادہ زیر باری اٹھانی پڑے گی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دلکش تقریر

زندہ نبی و زندہ مذہب

آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کا حضرت مسیح علیہ السلام سے مقابلہ کرکے نہائت ہی لطیف اور مدلل طور پر زندہ نبی ہونا ثابت کیا گیا ہے۔ قیمت رعائتی بجائے ۵ر کے ۳ر اور بغرض تقسیم فی سینکڑہ عـلہ

برگزیدہ رسول

جس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اخلاقِ فاضلہ اور قوتِ قدسیہ کے متعلق غیر مسلم یعنی ہندوؤں اور عیسائیوں وغیرہ کی تحریریں اور نظمیں جمع کرکے غیر مسلموں پر حق تبلیغ ادا کیا گیا ہے۔

قیمت ۲ آنے فی سینکڑہ عـلہ

دنیا کا محسن اعظم

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا نہائت سلیس مگر مؤثر تاریخی رنگ کا مضمون فی سینکڑہ ۵ دو روپے

حضرت خلیفہ اولؓ کا دلچسپ اور پُر مغز مضمون

محمد عربی صلے اللہ علیہ وسلم کی شان میں

شاہ ہرقل قیصر روم کا دلچسپ مکالمہ ابوسفیان کے ساتھ فی سینکڑہ ۱۲ر

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا لیکچر سیالکوٹ

جس میں اسلام اور بانیٔ اسلام کے فضائل اور تعلیم پر مفصل اور مدلل اور مؤثر بیان ہے اردو فی سینکڑہ عـلہ گورمکھی و ہندی فی سینکڑہ عـلہ۱۲

تبلیغی درِّ ثمین اردو

جس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شان میں سینکڑوں اشعار درج ہیں ہم خرما و ہم ثواب دوہری تبلیغ ہے۔ فی سینکڑہ قیمت چار روپے للعہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دلچسپ مضمون

شاہِ حبشہ کو دعوتِ حق

جس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا بے مثل نمونہ صبر دکھلایا گیا ہے۔ فی سینکڑہ قیمت ۱۲ر

انسانِ کامل

مؤلفہ

جناب میر محمد اسحاق صاحب فاضل

اس میں انسان کی تمام حالتوں اور مرتبوں کے متعلق ایک ایک کرکے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وجود باجود میں نمونہ دکھلا کر حضور علیہ السلام کا کامل انسان ہونا ثابت کیا گیا ہے۔ پیرایہ سلیس اور دلچسپ فی سینکڑہ عـلہ فی عدد ۲ر

کتاب گھر قادیان

Digitized by Khilafat Library

Digitized by Khilafat Library

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

حیدر آباد دکن ۲۲ نومبر۔ آج ٹاؤن ہال میں زیر صدارت رائے بہادر آئی۔ آینگر اہالیان حیدر آباد و سکندر آباد کا ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں برار کی بازیابی اور شہزادہ اعظم جاہ کو شہزادہ برار کا خطاب دئے جانے پر اظہار مسرت کیا گیا۔

پیرس ۲۲ نومبر۔ فرانس کی وزارت فضائی نے ایک اعلان کے ذریعہ ظاہر کیا ہے کہ حکومت فرانس اپنی فضائی طاقت کی تجدید تنظیم کی طرف پوری سرگرمی سے متوجہ ہونا چاہتی ہے۔ حکومت کا خیال ہے کہ ہوائی فوج میں کام کرنے والی پیادہ فوج کا انتظام کر دے۔ یہ افواج افسروں کے دو گروہوں میں منقسم ہونگی ان میں سے ایک فوج کو رہیم اور دوسری کو الجزائر میں متعین کیا جائے گا۔ تاکہ جنگی ضروریات کے ماتحت انہیں موزوں مقامات پر بھیجا جا سکے اس فوج کے سپاہی طیاروں سے زمین پر اترنے کے بعد یا پرواز کے دوران میں بذریعہ پیراچیوٹ زمین پر اتر کر فی الفور منظم ہو جائیں گے۔

لنڈن ۲۲ نومبر۔ مسٹر انتھونی ایڈن وزیر خارجہ نے لیمنگٹن میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ برطانیہ کا مطمح نظر امداد باہمی ہے۔ اور جمعیتہ اقوام کی تمام تر کمزوریوں کے باوجود برطانیہ کا ابھی تک یہی اعتقاد ہے۔ کہ بین الاقوامی تعلقات کے قیام کے لئے مجلس اقوام کے اصول بہترین اصول ہیں۔ مزید کہا باشندگان برطانیہ کا پہلا کام یہ ہونا چاہئیے۔ کہ وہ اپنے آپ کو اچھی طرح مسلح کریں۔ تاکہ دنیا کو معلوم ہو جائے کہ ہم جو کہتے ہیں۔ کر کے دکھاتے ہیں اور یہ کہ ہمارے بین الاقوامی قوانین کے پیچھے معقول طاقت بھی ہے۔ تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا۔ کہ یہ اسلحہ جارحانہ اقدام کے لئے استعمال نہیں کیا جائے گا جو مجلس اقوام کے معاہدہ یا معاہدہ پیرس کے خلاف ہو۔ اگر ضرورت پڑی تو یہ اسلحہ فرانس اور بلجیم کی حفاظت کے لئے استعمال کیا جائے گا اور اگر مغربی یورپ کا جدید معاہدہ ہو گیا۔ تو جو ملک جرمنی پر جارحانہ حملہ کرے گا۔ برطانیہ کا اسلحہ جرمنی کی امداد کے لئے استعمال کیا جائیگا۔

واردھا ۲۲ نومبر۔ معلوم ہوا ہے کہ کانگرس کے حلقوں میں پنڈت جواہر لال نہرو کے دوبارہ صدر بنائے جانے کی مخالفت شروع ہو گئی ہے۔ بعض صوبہ جات کے کانگرسیوں کی طرف سے مسٹر گاندھی کو یادداشتیں ارسال کی گئی ہیں۔ کہ چونکہ پنڈت جواہر لال سوشلسٹ ہیں۔ اس لئے ان کو فیض پور کانگرس کا صدر نہ بنایا جائے۔

سری نگر ۲۲ نومبر۔ مٹن میں ہندو اور مسلمانوں کے درمیان قضیہ کے تصفیہ کے لئے حکومت کشمیر نے جو ٹریبونل مقرر کیا تھا۔ اس نے اپنی رپورٹ حکومت کے پاس بھیج دی ہے۔ افواہ ہے کہ مٹن کے متعلق گورنمنٹ نے جو فیصلہ کیا تھا۔ ٹریبونل نے اسے بحال رکھنے کی سفارش کی ہے۔

سری نگر ۲۲ نومبر۔ ہوم منسٹر ریاست کشمیر نے بچوں میں تمباکو نوشی کے انسداد کے سلسلہ میں احکام جاری کئے ہیں جن میں سولہ سال سے کم عمر بچوں کے لئے سگرٹ سگار۔ تمباکو پینا اور نسوار کا استعمال ممنوع قرار دیا گیا ہے۔

قاہرہ ۲۲ نومبر۔ مصری پارلیمنٹ کے افتتاح پر شاہ مصر نے تقریر کرتے ہوئے مصر اور انگلستان کے درمیان معاہدہ پر اظہار اطمینان کیا۔ تقریر میں ظاہر کیا گیا کہ مجلس اقوام میں مصر کے داخلہ کے متعلق فوری اقدام کئے جائینگے۔

وی آنا ۲۲ نومبر۔ وی آنا کی پولیس گداگری کے انسداد کے لئے قابل قدر خدمات سرانجام دے رہی ہے چنانچہ گذشتہ سال پولیس نے گداگروں پر ۷۰۰ چھاپے مارے اور ۱۰ ہزار گداگروں کو گرفتار کیا۔ تحقیقات کے بعد ثابت ہوا۔ کہ ان میں سے ۸ ہزار گداگر پیشہ کے طور پر گداگری کرتے تھے۔ جو افراد اپنے آپ کو اپاہج ثابت کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ انہیں خیراتی اداروں میں داخل کر دیا گیا۔ بعض کو کارخانوں میں کام کرنے کے لئے بھیجا گیا۔

بہاولپور ۲۲ نومبر۔ بہاولپور کے چار ہندو لیڈروں نے جو مقدمہ بغاوت میں ماخوذ تھے۔ معافی مانگ لی ہے۔ چنانچہ انہیں جیل سے رہا کر دیا گیا ہے۔

لاہور ۲۲ نومبر۔ لاہور میں "کار سوزوں" کی سرگرمیاں جاری ہیں۔ ہفتہ کے دوران میں دو اور کاریں جلا دی گئیں۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ سرخ قاتلو کی سوسائٹی نے لاہور کے متعدد لوگوں کے نام تہدید آمیز پوسٹر بھیجے ہیں۔ اور بعض پوسٹر اہم مقامات پر چسپاں کئے گئے ہیں جن میں کاریں اور جائیدادیں نذر آتش کر دینے کی دھمکی دی گئی ہے۔ سرخ قاتلوں کا سراغ لگانے کے لئے پولیس نے غیر معمولی سرگرمیاں شروع کر رکھی ہیں غروب آفتاب کے بعد پولیس کی ایک کثیر تعداد سادہ کپڑوں میں ملبوس سول رقبہ میں نگرانی کے لئے متعین ہو جاتی ہے۔

لاہور ۲۲ نومبر۔ معلوم ہوا ہے اخبار "اکالی پترکا" سے ایک مضمون بعنوان "حکومت برطانیہ اور ہندوستان کی موجودہ حالت" شائع کرنے کی بنا پر پانچ پانچ سو روپے کی ضمانت طلب کی گئی ہے۔

لاہور ۲۲ نومبر۔ سرکاری گزٹ کی غیر معمولی اشاعت میں اس امر کا اعلان کیا گیا ہے کہ تفریحات پر محصول لگانے کا ایکٹ جسے کچھ عرصہ پیشتر پنجاب لیجسلیٹو کونسل نے منظور کیا تھا۔ گورنر جنرل اور گورنر پنجاب کی طرف سے بھی منظوری حاصل کر چکا ہے۔

راولپنڈی ۲۲ نومبر۔ راولپنڈی کے مسلمانوں اور سکھوں کے درمیان مصالحت ہو گئی ہے۔ چنانچہ سکھوں نے اپنے جلوس کے راستہ کو اس طرح تبدیل کر دینے پر آمادگی ظاہر کی ہے کہ جامع مسجد راہ میں نہ آئے۔ اس کے عوض مسلمان اپنا سالانہ جلوس بازار صرافاں اور بازار کلاں سے نہیں لے جائینگے۔ جہاں ہندو اور سکھوں کی آبادی زیادہ ہے شہر کے مختلف مقامات میں جھٹکہ کا گوشت فروخت کرنے کے لئے دکانیں کھولنے کا مسئلہ بھی حل ہو گیا ہے۔

امرتسر ۲۲ نومبر۔ گندم ماگھ ۲ روپے ۳ آنے ½۹ پائی۔ گندم ہاڑ ۲ روپے ۳ آنے ½۵ پائی۔ سونا ۳۶ روپے ۱ آنہ اور چاندی ۵۲ روپے ۱۲ آنے ہے۔

بمبئی ۲۲ نومبر۔ ہفتہ مختتمہ ۱۲ نومبر میں بندرگاہ بمبئی سے ۴۴ لاکھ ۳۶ ہزار ۵۹ روپے کا سونا غیر ممالک کو بھیجا گیا۔ اس وقت تک ۲ ارب ۸۷ کروڑ ۷۶ لاکھ ۹۳ ہزار ۱۸ روپیہ کا سونا ہندوستان سے خارج ہو چکا ہے۔

لنڈن ۲۲ نومبر۔ باغیوں کی حکومت کو جرمنی اور اٹلی کی طرف سے تسلیم کرنے کے سلسلہ میں کل دارالعوام میں مسٹر ایڈن نے برطانوی حکمت عملی کا اعلان کیا۔ مسٹر ایڈن نے کہا۔ کہ برطانوی رویہ میں کسی قسم کی تبدیلی نہیں کی جائیگی اس سوال پر کہ اطالیہ اور جرمنی کے فیصلہ سے کیا معاہدہ عدم مداخلت کی خلاف ورزی نہیں ہوئی۔ مسٹر ایڈن نے جواب دیا۔ کہ اسلحہ کی فراہمی کے متعلق معاہدہ پر عمل ہو رہا ہے۔ کسی کی حکومت تسلیم کرنے سے اس معاہدہ کی خلاف ورزی نہیں ہوتی۔ اس سوال پر کہ کیا برطانوی مال سے لدے ہوئے جہاز جو بارسیلونا کو آتے ہیں۔ ان کی حفاظت کی جائے گی۔ مسٹر ایڈن نے جواب دیا کہ اس سلسلہ میں بین الاقوامی احکام پر عمل درآمد ہوگا۔

برلن ۲۲ نومبر۔ ایک جرمنی آبدوز کشتی خلیج لیوبک میں تارپیڈو کی مشق کے دوران میں تصادم کی وجہ سے ڈوب گئی جس کے نتیجہ میں ۸ اشخاص ابھی تک مفقود الخبر ہیں۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۱۷ نومبر ۱۹۳۶ء تک بیعت کرنیوالوں کے نام

ذیل کے اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کرکے داخل احمدیت ہوئے

۱۹۰۰	محمد حسین خانصاحب	ضلع مظفرآباد کشمیر	۱۹۱۸	اہلیہ صاحبہ } بابو عبدالحکیم صاحب	پشاور
۱۹۰۱	محمد عبداللہ صاحب	" بارہ مولا "			
۱۹۰۲	مختہ بٹ صاحب	" " "	۱۹۱۹	شیخ ابل صاحب	بالیسر اڑیسہ
۱۹۰۳	ساجدہ بیگم صاحبہ	" " "	۱۹۲۰	حاکم صاحب	سیالکوٹ
۱۹۰۴	محمد عبداللہ صاحب	" " "	۱۹۲۱	چوہدری فضل الدین صاحب	"
۱۹۰۵	فضل کریم صاحب	" لائلپور	۱۹۲۲	غلام رسول صاحب	"
۱۹۰۶	غلام محمد صاحب	" بارہ مولا "	۱۹۲۳	علم الدین صاحب	"
۱۹۰۷	حاجی سید احمد علی صاحب	میمن سنگھ بنگال	۱۹۲۴	سردار بیگم صاحبہ	چنبہ
۱۹۰۸	حمیدہ خاتون مع } وسیع الزمان صاحب	" "	۱۹۲۵	خیراں صاحبہ	"
			۱۹۲۶	عبدالشکور صاحب	لکھنؤ
۱۹۰۹	فضیلت النساء صاحبہ	" "	۱۹۲۷	ایک صاحب	ریاست چنبہ
۱۹۱۰	محمد اشرف خانصاحب	میرپور۔ جموں	۱۹۲۸	"	" "
۱۹۱۱	سید نور حسین صاحب	اودھے پور۔ بڑودہ	۱۹۲۹	رمضان صاحب	راولپنڈی
۱۹۱۲	عائشہ خاتون صاحبہ	کلکتہ	۱۹۳۰	سراج دین صاحب	میمن سنگھ بنگال
۱۹۱۳	غلام الرحمٰن صاحب	ڈھاکہ بنگال	۱۹۳۱	شفیق الرحمٰن صاحب	جالندھر
۱۹۱۴	عبدالداؤد صاحب	بردوان	۱۹۳۲	عبدالرحمٰن صاحب	لائلپور
۱۹۱۵	ڈاکٹر ایس عبدالغنی صاحب	"	۱۹۳۳	رابعہ بی بی صاحبہ	شیخوپورہ
۱۹۱۶	فضل بی بی صاحبہ	شاہ پور	۱۹۳۴	عائشہ بی بی صاحبہ	"
۱۹۱۷	عطا محمد صاحب	پشاور			

قابلِ توجہ عہدہ داران جماعتہائے احمدیہ

آپ کے پاس کچھ فارم تحریک اضافہ حصہ آمد و ادائیگی حصہ وصیت بمراد تقسیم موصیان حصہ جائیداد بھیجے گئے ہیں۔ براہ مہربانی فوراً موصی مرد اور عورتوں میں تقسیم کرکے حصہ جائیداد زندگی میں وصول کرنے کا انتظام فرمائیں۔ اور مساجد میں بھی مطبوعہ فارم تحریک پڑھکر اس آواز کو ہر ایک موصی تک پہونچا کر مشکور فرمائیں:۔

(سیکرٹری مقبرہ بہشتی قادیان)

مجلس "انصار سلطان القلم" کے اغراض و مقاصد

۱۴ ستمبر ۱۹۳۶ء کو ہم چند دوست کوٹھی "النصرۃ" قادیان میں صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب سلمہ اللہ کی دعوت پر جمع ہوئے معزز میزبان نے ایک مبارک تجویز پیش کی۔ آپ نے فرمایا۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاکیزہ علم کلام کی بکثرت اشاعت کرنا۔ مغربی فلاسفروں کے اعتراضات کے جواب لکھنا اور مختلف مذاہب کی پوری تحقیق کرنا اور اسلامی اصول کو علمی روشنی میں دنیا کے سامنے پیش کرنا ہمارا اہم ترین فرض ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ اس بارہ میں تحقیقات پر مبنی اور ٹھوس معلومات پر مشتمل لٹریچر احمدیت کے نقطۂ نگاہ سے مہیا کریں۔ اور اس کو اکناف عالم میں پھیلائیں۔ تمام حاضرین نے اس مفید اور قیمتی تجویز کو قبول کیا۔ اور چند نوجوانوں نے اپنے دلوں میں اس عظیم الشان مقصد کو اپنی بساط کے مطابق پورا کرنے کا کامل عزم کر لیا۔ بعد ازاں دیگر بزرگوں کے مشورہ سے قرار پایا۔ کہ اس کے لئے جماعت کے اہل قلم اصحاب کو دعوتِ عام دی جائے۔ اس مجلس کے سیکرٹری صاحب کی طرف سے اخبارات میں اعلان ہو چکا ہے لیکن بایں ہمہ بعض دوست دریافت کر رہے ہیں۔ کہ اس مجلس کے اغراض و مقاصد کیا ہیں۔ سو مختصر الفاظ میں عرض کئے جاتے ہیں۔

۱۔ جماعت کے مصنفین اور مضمون نویس حضرات کی کوششوں کو اجتماعی صورت دے کر ان میں خالص تحقیقی رنگ پیدا کرنا۔ اور ان سے ٹھوس مضامین لکھوانا۔

۲۔ مخالفین اسلام و احمدیت کے عموماً اور خاص طور پر یورپین معترضین کے اعتراضات کے محققانہ جوابات لکھنا

۳۔ احمدی نوجوانوں میں مضمون نویسی کا شوق پیدا کرنا اور اس کی مشق کے لئے ان کی مدد کرنا۔

اس مجلس کے معرضِ وجود میں آنے کے بعد عام اجلاس میں قرار پایا۔ کہ اس کا ہر ممبر کم از کم ہر ماہ ایک مضمون اخبار "الفضل" کے لئے لکھے۔ جسے مجلس عاملہ بعد ملاحظہ ادارہ "الفضل" کو بھیجے۔ اب یہ سلسلہ شروع ہو گیا ہے۔ نیز قرار پایا۔ کہ علمی اور دینی سوالات کے مختصر جوابات اخبارات میں بھجوائے جایا کریں۔ چنانچہ اعلان کر دیا گیا ہے۔ کہ جو سوالات سیکرٹری مجلس انصار سلطان القلم کے پاس آئیں گے۔ ان کے جوابات ممبران مجلس باقاعدہ شائع کراتے رہا کرینگے۔ ہاں سب سے پہلا تحقیقی مضمون جس کی مختلف شقیں متعدد ممبروں کے سپرد کی گئی ہیں۔ اور وہ اپنی اپنی جگہ علمی رنگ میں اس کی تحقیق کر رہے ہیں۔ یہ ہے۔ کہ کیا موجودہ بائبل الہامی ہے؟" اس کے ماتحت بائیبل کی ہر کتاب کی زبان۔ اس کے زمانہ تصنیف، مصنف کا نام اندرونی اور بیرونی شہادات سے اس کے الہامی یا غیر الہامی ہونے کا قطعی ثبوت وغیرہا عنوانوں کے متعلق اچھی تدقیق کی جارہی ہے۔ خدا تعالےٰ نے چاہا۔ تو یہ سلسلہ انشاء اللہ تعالےٰ ترقی کرتا رہے گا۔ اور احباب جماعت اس مجلس کے مفید مضامین کو دلچسپی سے پڑھینگے میری درخواست ہے۔ کہ جو دوست مضمون نویسی میں مہارت رکھتے ہوں یا جو اس میدان میں مہارت پیدا کرنا چاہتے ہوں۔ وہ سب مجلس انصار سلطان القلم" کی ممبری قبول کریں۔ جس کے لئے کوئی چندہ مقرر نہیں کیا گیا۔ اور مولوی محبوب عالم صاحب خالد بی۔ اے (آنرز) سیکرٹری مجلس انصار سلطان القلم" قادیان کو اپنے ناموں سے اطلاع دیں۔ وہ ہر ممبر کو موجودہ فہرست مضامین میں سے کسی موضوع پر مضمون لکھنے کے متعلق مفید معلومات ارسال کریں گے۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔ بہتر یہی ہے کہ خط و کتابت کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ بھیجا جائے:۔

خاکسار۔ ابو العطاء

Digitized by Khilafat Library

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۹ رمضان ۱۳۵۵ھ

موجودہ سرکاری طریق تعلیم

لڑکوں کی نسبت لڑکیوں کیلئے زیادہ مضرت رساں ہے

اس وقت ہندوستان کے اہم مسائل میں سے تعلیم کا مسئلہ سب سے زیادہ اہم اور ضروری ہے۔ لیکن افسوس اس کی اہمیت کے مطابق نہ تو حکومت نے ابھی تک اسکی طرف توجہ مبذول کی ہے اور نہ پبلک نے۔ اس مسئلہ کی طرف سے حکومت کی بے اعتنائی تو سمجھ میں آسکتی ہے۔ لیکن عامۃ الناس کا طرز عمل ناقابلِ فہم ہے۔ حیرت ہے کہ ہندوستان میں بسنے والے لاکھوں غریب اور مفلوک الحال باشندے جن کا گذارا بھی مشکل سے چلتا ہے اندھا دھند اپنے بچوں کو اس طریقِ تعلیم کا شکار بنا رہے ہیں۔ جو نہ صرف غیر مفید اور ناکارہ ثابت ہو چکا ہے۔ بلکہ صریح طور پر ملک کے نوجوانوں کے لئے مضر اور مہلک ثابت ہو رہا ہے۔ اس وقت ملک میں بیکاری جس شدت سے پھیلی ہوئی ہے۔ اس کی بہت بڑی ذمہ داری اسی طریقِ تعلیم پر عائد ہوتی ہے۔ کیونکہ یہ نوجوانوں کو جہد للبقا اور کشمکش حیات کے لئے جس سے انہیں فارغ التحصیل ہوکر دوچار ہونا پڑتا ہے۔ تیار نہیں کرتا۔ بلکہ ان کی ذہنی اور جسمانی صلاحیتوں کو کمزور کرکے انہیں ناکارہ بنا رہا ہے اور یہ مبالغہ نہ ہوگا۔ اگر ہم ہندوستانی نوجوانوں کی اخلاقی کمزوریوں اور ان کی تباہ کن اور انقلاب انگیز ملکی تحریکوں کو جو وقتاً فوقتاً ظہور میں آتی رہتی ہیں۔ اسی طریق تعلیم کا نتیجہ سمجھیں۔ لیکن عوام بھی مجبور ہیں۔ جس قسم کی تعلیم سکولوں اور کالجوں میں ان کے بچوں کو دی جاتی ہے اسے چاروناچار انہیں قبول کرنا پڑتا ہے موجودہ طریقِ تعلیم اس وقت جاری کیا گیا۔ جب حکومت کے مدنظر یہ مقصد تھا۔ کہ حکومت کے نظم و نسق کو چلانے کے لئے اس کے مناسب حال ہندوستانی ملازمین کی ایک جماعت پیدا کی جائے لیکن یہ ضرورت مدت ہوئی پوری ہو چکی ہے۔ مگر وہ طریق جسے اس مقصد کے لئے جاری کیا گیا تھا۔ بغیر کسی ترمیم اور اصلاح کے ابھی تک ہندوستانیوں کے سروں پر سوار ہے۔ اور اس کو بدلنے کے لئے اس وقت تک کوئی قابل ذکر کوشش نہیں کی گئی۔

مروجہ طریقِ تعلیم جہاں لڑکوں کے لئے غیر مفید بلکہ مضرت رساں ہے۔ وہاں لڑکیوں کے لئے اور بھی زیادہ نقصان دہ اور تباہ کن ہے۔ کیونکہ تعلیم کا کوئی طریق جو لڑکوں کے لئے مفید ہو۔ لڑکیوں کے لئے مفید نہیں ہو سکتا۔ اس لئے کہ مرد اور عورت کا دائرہ فکر و عمل الگ الگ ہے۔ اگرچہ مغربیت عورت اور مرد کے دوائرِ عمل کے اختلاف کو مٹانے میں مصروف ہے۔ مگر اس کا نہایت برا خمیازہ بھی بھگت رہی ہے۔ ہندوستان میں عورت کی زندگی کا دائرہ مرد کے دائرۂ زندگی سے مختلف ہے۔ اور مختلف رہے گا۔ اب تو مغرب بھی آہستہ آہستہ اپنے تباہ کن تجربات کی چٹانوں سے ٹھوکریں کھا کر اسی نقطۂ نگاہ کی طرف آرہا ہے۔ جسے دینِ فطرت نے پیش کیا ہے۔

ہندوستانی عورتوں کے ان فرائض کو جو بہنوں۔ بیٹیوں اور ماؤں کی حیثیت سے ان پر عائد ہوتے ہیں۔ نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ اس لئے ان کے لئے وہی تعلیم مفید ہو سکتی ہے۔ جو انہیں مفید مائیں۔ مفید بیویاں اور مفید بہنیں بنائے۔ اور ان کی خانگی زندگی کو بہتر۔ اعلےٰ اور خوشگوار بنانے میں ممد ہو۔ ضرورت اس امر کی ہے۔ کہ لڑکیوں کو خانہ داری کے طریقوں اور تربیت اولاد وغیرہ مسائل سے آگاہ کرنے کے لئے ایسی تعلیم دی جائے۔ جو ازدواجی زندگی میں ان کے لئے مفید اور کارآمد ہوسکے اور وقت پڑے پر کام آسکے۔

آل انڈیا وومنز کانفرنس نے اس ضمن میں یہ عمدہ تجویز پیش کی ہے کہ لڑکیوں کے لئے میٹرکولیشن اور سکول کے آخری امتحانات کے سلیبس الگ الگ ہونے چاہئیں۔ کیونکہ سکولوں سے فارغ التحصیل ہوکر بہت کم لڑکیاں ایسی ہوتی ہیں۔ جو کالجوں میں تعلیم جاری رکھتی ہیں۔ اسی بات کو مدنظر رکھکر یہ تجویز کی گئی ہے۔ کہ ایسی لڑکیاں کا سلیبس جو میٹرکولیشن تک اپنی تعلیم کو ختم کر دیتی ہیں۔ ان لڑکیوں کے سلیبس سے الگ ہونا چاہیئے۔ جو اپنی تعلیم کو کالجوں میں جاری رکھنا چاہتی ہوں کیونکہ دسویں جماعت تک تعلیم حاصل کرنیوالی لڑکیوں کو الجبرا اور جیومیٹری ایسے مضامین پر دماغ سوزی کرنا بالکل بیفائدہ ہے۔ اور ان لڑکیوں کے لئے جو اعلےٰ تعلیم حاصل نہیں کر سکتیں۔ یا نہیں کرنا چاہتیں۔ ایسے مضامین سے فائدہ اٹھانے کا کوئی موقع نہیں ہوتا۔

پس لڑکیوں کی تعلیم کا عام سلیبس اس رنگ کا ہونا چاہیئے۔ کہ وہ معلومات عامہ کے حصول کے علاوہ خانہ داری کے متعلق عملی تربیت حاصل کریں۔

جہاں حکومت کے ارباب اختیار کو اس اہم مسئلہ کی طرف متوجہ ہونے کی ضرورت ہے۔ وہاں پبلک کو بھی چاہیئے۔ کہ وہ بیدار ہو۔ اور اس مسئلہ کی اہمیت کو سمجھکر اسے مفید رنگ میں حل کرانے کی کوشش کرے۔

اتحاد ملتی احرار کی چال کا شکار ہو گئے

احرار کے صدر اور سکرٹریوں نے جہاں یہ بے پر کی اڑا کر یقینی طور پر یہ معلوم ہو گیا ہے۔ کہ قادیان سے گیارہ سو کے قریب مرزائی اس شرط پر نیلی پوش شنکر کانفرنس میں شریک ہونگے۔ کہ اس کانفرنس میں مرزائیت کے خلاف کوئی بات نہ کہی جائے" اس بات کا تازہ ثبوت بہم پہنچایا تھا۔ کہ وہ دروغگوئی اور کذب بیانی میں خوب ماہر ہیں وہاں "آل انڈیا شہید گنج کانفرنس" کے موجدوں نے اپنی نادانی کا ثبوت اس طرح پیش کر دیا۔ کہ بقول ان کے وہ اجتماع جو "مسجد شہید گنج کی بازیابی کے لئے مفصل پروگرام کی منظوری" کے لئے کیا گیا تھا۔ اس میں محض اس لئے جماعت احمدیہ کے خلاف فتویٰ بازی شروع کر دی۔ کہ احرار نے ازراہِ شیطنت اس کے لئے انہیں انگلی دکھائی تھی۔ چنانچہ بڑے طمطراق سے انہوں نے جماعت احمدیہ کو اسلام سے خارج قرار دینے کی قرارداد پاس کی اور بالفاظ محرک اس لئے پاس کی۔ کہ "اتحاد ملت کو بدنام کرنے کے لئے ایک اسلامی جماعت نے اعلان کیا ہے۔ کہ اتحاد ملت کے پلیٹ فارم سے مرزائیت کے خلاف آواز بلند نہیں ہو سکی"

ہمیں اتحاد ملت والوں کی سی ذہنیت رکھنے والوں کے فتووں کی نہ کبھی پہلے پروا ہوئی۔ اور نہ اب ہے۔ لیکن یہ کہنا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ احرار نے ان کو بیوقوف بنانے کے لئے جو چال چلی تھی اس کا وہ بری طرح شکار ہو گئے۔ احرار کا مقصد یہ ہے کہ تحریک شہید گنج کے حامیوں کو ادھر اُدھر کی باتوں میں الجھا کر اصل مقصد میں ناکام رکھیں۔ تا وہ یہ نہ کہہ سکیں۔ کہ احرار نے مسجد شہید گنج جو سکھوں کی نذر کر دی تھی۔ اُسے اتحاد ملت والوں نے واگذار کرا لیا۔ حیرت ہے۔ کہ اتحاد ملت والوں کی سمجھ میں ابھی تک اتنی موٹی بات بھی نہیں آسکی۔ اور وہ احرار کے ہاتھ میں کھلونا بنے ہوئے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library

Digitized by Khilafat Library

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وحی یقیناً وحی نبوت تھی

(۲)

اس امر کے ثابت کر دینے کے بعد کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وحی انبیاء علیہم السلام کی وحی کے ہمرنگ تھی۔ اور اس اَمر کے انفصال ہو جانے کے بعد کہ ہر ایک وحی کا پہنچانا حضرت جبرئیل علیہ السلام کا کام ہے۔ اس سوال کا جواب علیحدہ دینے کی چنداں ضرورت نہیں۔ کہ کیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر جبرئیل وحی لاتا تھا۔ مگر اس لئے کہ یہ بات اور بھی واضح ہو جائے۔ میں نے الگ طور پر بھی اس سوال کا جواب دینا مناسب خیال کیا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس وحی الٰہی کو جو آپ پر نازل ہوئی۔ بار بار "مقدس وحی" (براہین پنجم ایڈیشن اول صلا۶۲) "پاک وحی" (ضمیمہ براہین پنجم صلا۷۲) اور "خدا کا کلام" (نزول المسیح ص۹۹) قرار دیا ہے۔ یہی نہیں۔ بلکہ فرمایا۔ کہ وہ وحی جو مجھ پر نازل ہوئی۔ وہ "وحی اجلےٰ ہے" (الاستفتاء ص۷۳) اور اس کا "ظہور اتم" مجھ پر ہوا ہے (نزول المسیح ص۱۰۱) اس صورت میں کسی کا یہ کہنا کہ وہ حضرت احدیت کی تجلیٔ خاص کا نتیجہ نہیں۔ ظلم نہیں۔ تو اور کیا ہے۔ حضور علیہ السلام خود فرماتے ہیں:۔

"مکالمہ الٰہیہ ایک الگ امر ہے اور وہ یہ ہے۔ کہ وحی متلو کی طرح "خدا تعالےٰ کا کلام" ان (مقرب لوگوں) پر نازل ہوتا ہے۔ اور وہ اپنے سوالات کا خدا تعالےٰ سے ایسا جواب پاتے ہیں۔ کہ جیسا ایک دوست دوست کو جواب دیتا ہے۔ اور اس کلام کی اگر ہم تعریف کریں۔ تو صرف اس قدر کر سکتے ہیں۔ کہ وہ اللہ جلشانہٗ کی ایک تجلیٔ خاص کا نام ہے۔ جو بذریعہ اس کے مقرب فرشتہ (جبرئیل) کے ظہور میں آتی ہے۔ اور اس سے غرض یہ ہوتی ہے۔ کہ تا دُعا کے قبول ہونے سے اطلاع دی جائے۔ یا کوئی نئی یا مخفی بات بتائی جائے۔ یا آئندہ کی خبروں پر آگاہی دی جائے۔ یا کسی امر میں خدا تعالےٰ کی مرضی اور عدم مرضی پر مطلع کیا جائے۔ یا کسی اور قسم کے واقعات میں یقین اور معرفت کے مرتبہ تک پہنچایا جائے۔ بہرحال یہ وحی ایک الٰہی آواز ہے۔ جو معرفت اور اطمینان سے رنگین کرنے کے لئے منجانب اللہ پیرایہ مکالمہ و مخاطبہ میں ظہور پذیر ہوتی ہے۔ اور اس سے بڑھ کر اس کی کیفیت بیان کرنا غیر ممکن ہے" (آئینہ کمالات اسلام ص۲۳۱-۲۳۲)

پس اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ حاصل ہؤا۔ اور ضرور ہؤا۔ اگر آپ خدا کے مقربین میں سے ہیں اور ضرور ہیں۔ تو ہم اس امر کے تسلیم کرنے پر بھی مجبور ہیں۔ کہ آپ سے جو مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ ہؤا۔ وہ یقیناً خدا کے مقرب فرشتہ (جبرئیل) کے ذریعہ ہؤا۔ جو کلام الٰہی پہنچانے کے واسطے خدا کے لئے بطور عضو خاص کے ہے (توضیح مرام ایڈیشن اول ص۴۸)

ایک اور جگہ فرمایا:۔

"بعض الہامات کے وقت اگرچہ فرشتہ نظر نہیں آتا۔ تاہم الفاظ کے معانی سے ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ کلام فرشتہ کے ذریعہ سے نازل ہؤا ہے۔ مثلاً الہامات میں ایسے الفاظ کہ قال ربک (تیرے رب نے کہا) اور ما نتنزل الا بامر ربک (کہ ہم تیرے رب کے حکم کے سوا نہیں اترتے) (الحکم جلد ۱۱ نمبر ۴۳ ص۱۳ پرچہ $\frac{11}{1907}$ ۳۰)

اس عبارت سے عیاں ہے۔ کہ آپ کو فرشتہ (جبرئیل) کے ذریعہ وحی ہوتی تھی۔ اور اگرچہ بعض الہامات کے وقت فرشتہ نظر نہیں آتا تھا۔ مگر الفاظِ الہام خود بتا دیتے۔ کہ یہ کلام بھی بذریعہ فرشتہ نازل ہؤا ہے۔ چنانچہ حضورؑ نے اس کی دو مثالیں بھی پیش فرمائیں۔ پس یہ بھی گواہی ہے اس امر پر۔ کہ آپ پر جبرئیل وحی لاتا تھا۔

ایک اور واضح ثبوت حضور علیہ السلام کی تحریرات سے ملتا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے ۱-۲- جنوری ۱۹۰۳ء کی رات کو الہام ہؤا:۔

"جاءنی آئلٌ واختار وادار اِصْبَعَہٗ واشار یَعْصِمُکَ اللّٰہُ من العِدَا و یسطو بکل من سطا۔ آئل جبرائیل ہے۔ فرشتہ بشارت دینے والا"

ترجمہ:۔ "آیا میرے پاس آئل۔ اور اس نے اختیار کیا۔ (یعنی مجھے چن لیا) اور گھمایا اس نے اپنی انگلی کو اور اشارہ کیا۔ کہ خدا تجھے دشمنوں سے بچائے گا۔ اور ٹوٹ پڑے گا ہر ایک اس شخص پر جو تجھ پر اُچھلا"

پھر لکھا ہے:۔

"یہ بھی اس پہلے الہام سے ملتا ہے۔ اور کو بیہ تمشی امامک وعادیٰ کل من عادیٰ۔ وہ کریم ہے۔ تیرے آگے آگے چلتا ہے۔ جس نے تیری عداوت کی اس کی عداوت کی" (تذکرہ ص۴۲۶-۴۲۷)

اس الہام سے بھی ظاہر ہے۔ کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام آپ کے پاس وحی لاتے تھے۔

پھر ایک اور جگہ لکھا ہے:۔

"جاءنی آئل واختار وادار اصبعہٗ واشار ان وعد اللّٰہ اُتیٰ فطوبی لمن وجد ورأیٰ"

ترجمہ "میرے پاس آئل آیا۔ اور اس نے مجھے چن لیا۔ اور اپنی انگلی کو گردش دی۔ اور یہ اشارہ کیا۔ کہ خدا کا وعدہ آ گیا۔ پس مبارک وہ جو اس کو پاوے اور دیکھے" (تذکرہ ص۴۳۵)

اس میں لفظ آئل کے نیچے نوٹ دیا ہے۔ کہ:۔

"اس جگہ آئل خدا تعالےٰ نے جبرئیل کا نام رکھا ہے۔ اس لئے کہ بار بار رجوع کرتا ہے"

اول تو اس سے یہ معلوم ہؤا۔ کہ جبرئیل آپ پر یہ وحی لایا ہے۔ کہ ان وعد اللّٰہ اتیٰ الخ اور دوسرا یہ ثابت ہؤا۔ کہ وہ بار بار آیا ہے۔ کیونکہ اس کا نام آئل ہی اس کے بار بار نزول پر دلالت کرتا ہے۔ اور یہ ایک حقیقت ہے۔ کہ اس زمانہ میں اگر وہ کسی شخص کی طرف بار بار رجوع کر سکتا۔ یا نازل ہو سکتا تھا۔ تو وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ہی وجود ہے۔

ان صاف حوالجات کی موجودگی میں مولوی محمد علی صاحب اپنی کتاب النبوۃ فی الاسلام کے ص۲۱ پر لکھتے ہیں:۔

"یہاں (جاءنی آئل الخ میں) صرف جبرئیل کے آنے کا ذکر ہے۔ یہ ذکر نہیں۔ کہ وہ وحی لے کر آیا"

حالانکہ خود ان دونوں الہامات سے ظاہر ہے۔ کہ پہلی دفعہ وہ الہام یعصمک اللّٰہ من العدا و یسطو بکل من سطا لایا۔ اور دوسری دفعہ اس نے ان وعد اللّٰہ اتیٰ فطوبی لمن وجد ورایٰ کی وحی آپ تک پہنچائی۔ پس حوالجات بالا سے نہایت صراحت سے ثابت ہے۔ کہ جبرئیل علیہ السلام آپ پر وحی لاتے تھے۔ ادھر مولوی محمد علی صاحب لکھتے ہیں:۔

"جس پر جبرئیل اللہ تعالےٰ کی وحی لائیگا وہ مقام نبوت پر اس دن سے کھڑا ہو جائے گا۔ جس دن جبرئیل اس پر وحی لایا" (النبوۃ فی الاسلام ایڈیشن دوم سطر ۱۲ ص۱۴۱)

نتیجہ صاف ہے:۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور عوام کی وحی میں فرق

اس کا جواب حضور علیہ السلام کی ایک واضح تحریر سے ملتا ہے۔ چنانچہ حضورؑ فرماتے ہیں:۔

"ہمارا دعوےٰ ہے۔ کہ ہم رسول اور نبی ہیں۔ دراصل یہ نزاع لفظی ہے خدا تعالےٰ جس کے ساتھ ایسا مکالمہ و مخاطبہ کرے۔ کہ جو بلحاظ کمیت و کیفیت دوسروں سے بہت بڑھ کر ہو اور اس میں پیشگوئیاں بھی کثرت سے ہوں اسے نبی کہتے ہیں اور یہ تعریف ہم پر صادق آتی ہے

پس ہم نبی ہیں۔ ہاں یہ نبوت تشریعی نہیں۔ جو کتاب اللہ کو منسوخ کرے۔ اور نئی کتاب لائے۔ ایسے دعوے کو تو ہم کفر سمجھتے ہیں۔ بنی اسرائیل میں کئی ایسے نبی ہوئے۔ جن پر کوئی کتاب نازل نہیں ہوئی۔ صرف خدا کی طرف سے پیشگوئیاں کرتے تھے جن سے موسوی دین کی شوکت وصداقت کا اظہار ہو۔ پس وہ نبی کہلائے یہی حال اس سلسلہ میں ہے۔ بھلا اگر ہم نبی نہ کہلائیں۔ تو اس کے لئے اور کونسا امتیازی لفظ ہے۔ جو دوسرے ملہموں سے ممتاز کرے۔ دیکھو اور لوگوں کو بھی بعض اوقات سچے خواب آجاتے ہیں۔ بلکہ بعض دفعہ کوئی کلمہ بھی زبان پر جاری ہو جاتا ہے۔ جو سچ نکل آتا ہے۔ یہ اس لئے تا ان پر حجت پوری ہو۔ اور وہ یہ نہ کہہ سکیں۔ کہ ہم کو یہ حواس نہیں دیئے گئے۔ پس ہم سمجھ نہیں سکتے۔ کہ یہ مسیح موعود کس بات کا دعوےٰ کرتے ہیں!"

(بدر ۵۔ مارچ ۱۹۰۸ء)

اس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ فرق بتایا۔ کہ مجھ سے خدا تعالےٰ کا ایسا مکالمہ مخاطبہ ہوتا ہے۔ جو بلحاظ کیفیت وکمیت دوسروں سے بہت بڑھ کر ہے۔ اور اس میں پیشگوئیاں بھی کثرت سے ہیں۔ اسی لئے میں نبی ہوں مگر دوسرے لوگوں کو کبھی کبھار سچا خواب آجاتا ہے۔ یا کوئی کلمہ زبان پر جاری ہو جاتا ہے"۔

بالکل اسی کے ہم مفہوم وہم معنی عبارت حضور نے اخبار عام کے نام اپنے آخری مکتوب میں درج فرمائی ہے۔ اس پر مولوی محمد علی صاحب لکھتے ہیں۔

"غرض کثرت امور غیبیہ کا امتیاز جس کے لئے لفظ نبوت کی ضرورت پڑی ہے۔ مجددوں سے امتیاز نہیں۔ بلکہ عام لوگوں سے ہے"۔ (النبوۃ فی الاسلام صفحہ ۱۸۵)

مولوی صاحب کا مطلب یہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اپنے آپ کو عام لوگوں سے ممتاز کرنا نہ کہ مجددین سے یہ ثابت کرتا ہے۔ کہ آپ مجددین میں شامل ہیں۔ نہ کہ انبیاء میں۔ اس کا اول تو جواب یہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دوسری جگہ یہی امتیاز انبیاء اور عوام میں قائم کیا ہے۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں

"یہ خیال کہ ہمیں بھی بعض اوقات سچی خوابیں آجاتی ہیں۔ یا کوئی سچے الہام ہو جاتے ہیں۔ اس سے رسولوں اور نبیوں کی عظمت میں کوئی فرق نہیں آتا۔ کیونکہ ایسے لوگوں کے رویا اور الہام شکوک اور شبہات کے دخان سے خالی نہیں ہوتے اور باہمہ مقدار میں بھی کم ہوتے ہیں۔ (حاشیہ ضمیمہ براہین احمدیہ پنجم صفحہ ۵۶)

پس جیسا کہ حضور نے دیگر انبیاء اور رسل اور ان کے مقابل عام لوگوں کے الہام میں مابہ الامتیاز قائم کیا ہے ویسا ہی حضور نے اپنے اور دیگر لوگوں کے الہام میں مابہ الامتیاز قائم کیا ہے۔ اس سے یہ ہرگز لازم نہیں آتا۔ کہ اگر آپ نے اپنے کو عام لوگوں سے ممتاز کیا ہے۔ تو ضرور آپ مجددین میں شامل ہو گئے۔ کیونکہ وہی امتیاز انبیاء اور دیگر لوگوں میں قائم ہے جس سے انبیاء انبیاء ہی رہتے ہیں۔ مجددین میں شامل نہیں کئے جاتے۔

دوسرا جواب یہ ہے۔ کہ اگر یہاں اپنے اور عام لوگوں کے درمیان ایک امتیاز قائم کیا ہے۔ تو غیر مبایع دوستوں کے شبہ کے ازالہ کے لئے دوسری جگہ اپنے اور دیگر مجددین وغیرہ کے الہامات میں بھی تو ایک مابہ الامتیاز قائم کر دیا ہے۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں

"جس قدر مجھ سے پہلے اولیاء اور ابدال اور اقطاب اس امت میں سے گزر چکے ہیں ان کو یہ حصہ کثیر اس نعمت (مکالمہ مخاطبہ) کا نہیں دیا گیا۔ پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں"۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۹۱)

یہاں اپنے اور دیگر مجددین وغیرہ میں کھلا امتیاز قائم کر دیا۔ پس بلاریب آپ کو وہ کثرت مکالمہ مخاطبہ الہیہ حاصل ہوا۔ جو اس امت میں سے کسی کو نہ ہوا۔ اور آپ ہی نبی ہوئے۔ دوسرا کوئی اس نام کا مستحق نہ ہوا۔

مجدد الف ثانی صاحب کے حوالہ کا حل

جب ہم غیر مبایع دوستوں کے سامنے حضور علیہ السلام کی مختلف تحریروں سے اس امر کو پایہ ثبوت تک پہنچاتے ہیں۔ کہ جس کو کثرت سے مکالمہ ومخاطبہ الہیہ ہو۔ جو اپنی کیفیت وکمیت میں کمال درجہ تک پہنچ چکا ہو۔ اور اس میں امور غیبیہ بھی بہت ہوں۔ اسے نبی کہتے ہیں (الوصیت صفحہ ۱۲ وغیرہ) تو اس کے مقابل یہ لوگ مجدد صاحب الف ثانی رح کا ایک حوالہ پیش کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسے پیش کیا ہے۔ اور لکھا ہے۔ کہ جس کو بکثرت مکالمہ الہیہ حاصل ہو۔ اسے مجدد صاحب نبی کہتے ہیں۔ حالانکہ مجدد صاحب کے قول میں محدث کا لفظ ہے۔ نہ کہ نبی کا پس ثابت ہوا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے آپ کو نبی بمعنی محدث قرار دیتے ہیں (دیکھو۔ النبوۃ فی الاسلام صفحہ ۱۸۸)

اس کا ایک حل تو ہمارے فاضل دوست مولوی محمد نذیر صاحب لائل پوری نے "الفضل" کی بعض گزشتہ اشاعتوں میں پیش کیا ہے۔ مگر میں چاہتا ہوں۔ کہ ایک اور حل بھی عرض کروں۔

بات اصل میں یہ ہے۔ کہ ہمارے غیر مبایع دوستوں نے مجدد صاحب الف ثانی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریروں کو غور سے نہیں پڑھا۔ ورنہ یہ حوالہ قطعاً ان کے لئے مفید نہیں۔ سنیئے مجدد صاحب فرماتے ہیں

"اے دوست تمہیں معلوم ہو۔ کہ

(۱) اللہ جلشانہٗ کا بشر کے ساتھ کلام کرنا کبھی روبرو اور ہم کلامی کے رنگ میں ہوتا ہے۔ اور ایسے افراد جو خدا تعالےٰ کے ہمکلام ہوتے ہیں۔ وہ خواص انبیاء میں سے ہیں۔

(۲) کبھی یہ ہمکلامی کا مرتبہ ایسے لوگوں کو ملتا ہے۔ کہ نبی تو نہیں۔ مگر نبیوں کے متبع ہیں۔ اور جو شخص کثرت سے شرف ہمکلامی کا پاتا ہے۔ اس کو محدث بولتے ہیں"۔

(ازالہ اوہام ایڈیشن اول صفحہ ۹۱۵)

مجدد صاحب کے کلام کا ترجمہ میں نے حسب ضرورت نقل کیا ہے۔ اور زیادہ سہولت کے لئے میں نے اسے دو حصوں پر تقسیم کر دیا ہے۔ اگر غیر مبایع انصاف اور خدا ترسی سے اس عبارت کو پڑھیں گے۔ تو ضرور اس نتیجہ پر پہنچیں گے۔ کہ

(ا) ۱۔ خدا تعالےٰ انبیاء سے اس طرح ہمکلام ہوتا ہے۔ جس طرح کوئی روبرو بیٹھے بات چیت کر رہا ہو۔ اور یہ مکالمہ یقیناً ایسی شان رکھتا ہے۔ جس کا کوئی دوسرا مکالمہ مقابلہ نہیں کر سکتا۔ اس لئے اسے انبیاء کے ساتھ مختص ٹھہرایا ہے۔

۲۔ اس کے علاوہ اللہ تعالےٰ انبیاء کے بعض کامل متبعین سے بھی ہمکلام ہوتا ہے۔ اور جب وہ ہمکلامی کثرت کو پہنچ جائے تو اسے محدث کہتے ہیں۔

(ب) گو محدث کو بھی شرف کثرت ہمکلامی حاصل ہوتا ہے۔ مگر اسے وہ کثرت نصیب نہیں ہوتی۔ جو ایک نبی کو حاصل ہوتی ہے ورنہ ان دونوں میں کوئی مابہ الامتیاز قائم نہیں رہتا۔ اور مجدد صاحب کا سارا کلام باطل ٹھہرتا ہے۔ کیونکہ وہ اپنے اس کلام میں یہی تو بتا رہے ہیں۔ کہ انبیاء سے ایسا مکالمہ ہوتا ہے۔ کہ گویا خدا تعالےٰ سامنے بیٹھا ہے۔ اور یہ انہی کے ساتھ خاص ہے اور گو محدث کو بھی کثرت سے مکالمہ ہوتا ہے مگر وہ اس کثرت یا کیفیت اور کمیت کو نہیں پہنچتا۔ جس کو کہ نبی کا مکالمہ پہنچتا ہے۔

پس مجدد صاحب کے اس کلام میں یہ بتایا گیا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ انبیاء سے بھی ہمکلام ہوتا ہے۔ اور محدثین سے بھی۔ مگر انبیاء کا مکالمہ اپنی کیفیت اور کمیت میں بڑھ کر ہوتا ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی فرماتے ہیں۔ کہ:۔

"مجدد صاحب بھی۔۔۔ لکھتے ہیں۔ کہ جن اولیاء اللہ کو کثرت سے خدا کا مکالمہ مخاطبہ ہوتا ہے۔ وہ محدث اور نبی کہلاتے ہیں"۔ (اخبار الحکم نمبر ۴۱ جلد ۱۲۔ صفحہ ۱۲)

اس عبارت میں حضور نے فرمایا ہے۔ کہ مجدد صاحب اس شخص کو جسے کثرت مکالمہ ومخاطبہ الہیہ حاصل ہو۔ محدث۔ اور نبی کہتے ہیں۔ چنانچہ جیسا کہ اوپر بیان ہوا۔ واقعی مجدد صاحب کا کلام اسی پر دلالت کرتا ہے۔ مگر یاد رہے۔ کہ وہ فرق جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نبی اور محدث میں اصولی طور پر بیان فرما دیا ہے۔ اسے ہم ہرگز نظر انداز نہیں کر سکتے۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں:۔

Digitized by Khilafat Library

"وہی حقیقت جو انبیاء میں نبوت کے نام سے بولی جاتی ہے۔ اس دمقرب الٰہی ایں محدثیت کے پیرایہ میں ظہور پکڑتی ہے۔ حقیقت ایک ہی ہے۔ لیکن بہ باعث شدت اور ضعف رنگ کے مختلف نام رکھے جاتے ہیں۔" (آئینہ کمالات اسلام ص۲۳۸)

اسی فرق کو مجدد صاحبؒ نے بھی اپنے کلام میں بیان کر دیا ہے۔

پس جہاں محدث کی بحث کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ لکھا۔ کہ مجدد صاحب الف ثانی نے لکھا ہے۔ کہ اسے کثرت مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ حاصل ہوتا ہے۔ وہ بھی ٹھیک۔ اور جہاں آپ نے یہ لکھا ہے کہ مجدد صاحب نے الہام و کلام الٰہی کو جاری مانا ہے۔ اور لکھا ہے۔ کہ جسے کثرت مکالمہ و مخاطبہ ہو۔ وہ محدث اور نبی کہلاتا ہے۔ وہ بھی ٹھیک۔ مگر انہوں نے نبی اور محدث کے مکالمہ میں جو فرق بتایا ہے اسے نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔

پس یہ حوالہ ہرگز ہرگز ہمارے خلاف پیش نہیں کیا جا سکتا۔ اور نہ اس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے آپ کو نبی بمعنی محدث کہتے ہیں۔

اولیاء اللہ میں نبی بھی شامل ہیں

ممکن ہے الحکم کے حوالہ سے جو میں نے اوپر پیش کیا ہے۔ کوئی یہ خیال کرے۔ کہ یہاں تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام یہ فرما رہے ہیں۔ کہ مجدد صاحب . . . لکھتے ہیں کہ جن اولیاء اللہ کو کثرت سے مکالمہ و مخاطبہ ہوتا ہے۔ انہیں محدث اور نبی کہتے ہیں۔ پس اولیاء اللہ کا لفظ بتاتا ہے۔ کہ یہاں نبی اور محدث کو ایک ہی معنے میں استعمال کیا گیا ہے۔ یعنی بمعنی محدث سو واضح ہو۔ کہ ہر نبی ولی بھی ہوتا ہے پس اگر اسے ولی کہا جائے تو اس سے اس کی نبوت کی نفی لازم نہیں آتی۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ایک دفعہ الہام ہوا یا ولی، اللہ کنت لا اعلمہ ولیک - زمین ایک وقت میں کہے گی۔ کہ اے خدا کے ولی میں تجھے نہ جانتی تھی۔ (براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۸۸) اور یہی الہام دوسری جگہ ان الفاظ میں درج ہے۔ یا نبی اللہ کنت لا اعرفک۔ (تذکرہ ص۳۸۹) یہاں ولی کی بجائے لفظ نبی آیا۔ پھر ایک دوسری جگہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"ایسے اولیاء اللہ جو مامور نہیں ہوتے یعنی نبی یا رسول یا محدث نہیں ہوتے۔ اور ان میں سے نہیں ہوتے جو دنیا کو خدا کے حکم اور الہام سے خدا کی طرف بلاتے ہیں۔ ایسے ولیوں کو کسی اعلیٰ خاندان یا اعلیٰ قوم کی ضرورت نہیں ہوتی۔ کیونکہ ان سب کا معاملہ اپنی ذات تک محدود ہوتا ہے۔ لیکن ان کے مقابل پر ایک دوسرے ولی ہیں۔ جو رسول یا نبی یا محدث کہلاتے ہیں . . . اس منصب کے بزرگوں کے متعلق قدیم سے خدا تعالیٰ کی یہی عادت ہے کہ ان کو اعلیٰ درجہ کی قوم اور خاندان میں سے پیدا کرتا ہے۔" (تریاق القلوب ص۶۷) پس اگر نبی کو ولی کہا گیا ہے۔ تو اس کا غیر نبی ہونا لازم نہیں آتا۔

حضرت مسیح موعودؑ کی وحی وحیٔ نبوت تھی

اس سے قبل میں نہایت صفائی سے ثابت کر چکا ہوں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وحی تمام انبیاء کی وحی کے ہم رنگ ہے اور یہ بھی ثابت کر چکا ہوں۔ کہ جبرئیل آپ پر وحی لیکر نازل ہوتا تھا۔ پس بقول مولوی محمد علی صاحب یہی دو دلیلیں اس امر کے لئے کافی ہیں۔ کہ آپ کی وحی وحی نبوت تھی۔ مگر یہاں ایک دو دلیلیں اور بھی درج کر دیتا ہوں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک قاعدہ تحریر فرماتے ہیں۔ کہ جس میں شان نبوت باقی ہے اس کی وحی بلاشبہ حجت کی وحی ہوگی۔ (ازالہ اوہام ص۱۳۶ بحوالہ آئینہ غلو و اختلاف ص۱۰۱ ذکر حقیقت) اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک دوسری جگہ فرماتے ہیں کہ بڑا فرق ہے۔ کہ موسوی مسیح کے مقابل پر محمدی مسیح بھی شان نبوت کے ساتھ آئے تا اس نبوت عالیہ کی کسر شان نہ ہو۔ (نزول المسیح ص۲۸ حاشیہ) پس محمدی مسیح کی وحی بلاشبہ نبوت کی وحی ہوئی۔

ایک اور جگہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے آپ کو آیت لو تقول کا مصداق ثابت کرتے ہوئے چیلنج کرتے ہیں۔ کہ "بھلا اگر یہ سچ ہے کہ ان لوگوں نے نبوت کا دعویٰ کیا۔ اور ۲۳ برس تک ہلاک نہ ہوئے۔ تو پہلے ان لوگوں کی خاص تحریر سے انکا دعویٰ ثابت کرنا چاہیئے۔ اور وہ الہام پیش کرنا چاہیئے۔ جو الہام انہوں نے خدا کے نام پر لوگوں کو سنایا۔ یعنی یہ کہا کہ ان لفظوں کے ساتھ میرے پر وحی نازل ہوئی ہے۔ کہ میں خدا کا رسول ہوں۔ اصل لفظ اس کی وحی کے کامل ثبوت کے ساتھ پیش کرنے چاہئیں۔ کیونکہ ہماری تمام بحث وحیٔ نبوت ۲۴ میں ہے جس کی نسبت یہ ضروری ہے۔ کہ بعض کلمات پیش کر کے یہ کہا جائے۔ کہ یہ خدا کا کلام ہے جو ہمارے پر نازل ہوا ہے۔" (تتمہ اربعین نمبر ۴ ص۱۱) اس میں حضور نے اپنی وحی کو وحی نبوت قرار دیا ہے۔ اور چیلنج دیا ہے۔ کہ کوئی اور مدعی بھی ایسی وحی پیش کرے پھر ہم دیکھیں گے کہ تئیس ۲۳ سال تک ہلاک ہوا یا نہیں۔ (خاکسار محمد صادق مبلغ پونچھ)

قانونِ قدرت اور معجزہ شق القمر

(از جناب محمد بخش صاحب ہیڈ ماسٹر گوجرانوالہ)

چاند عرب کا قومی نشان ہے۔ اور عرب میں یہ بات مشہور تھی۔ کہ جب چاند پھٹیگا تو عرب قوم اور ان کے مذہب کا زوال ہوگا۔ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم چند فقرے لکھی کو سمجھا رہے تھے۔ کہ اگر انہوں نے اسلام قبول نہ کیا۔ تو ان پر عذاب آئیگا۔ اور ان کو تباہ و برباد کر دیا جائیگا۔ انہوں نے اس نشان کا مطالبہ کیا۔ کہ جبتک چاند نہ پھٹے۔ انکی قوم کو زوال نہیں آسکتا۔ اس پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ دیکھو چاند پھٹ گیا ہے۔ اس واقعہ کی نسبت قرآن شریف کی ان آیات میں اشارہ کیا گیا ہے۔

اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ ۝ وَاِنْ يَّرَوْا اٰيَةً يُّعْرِضُوْا وَيَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ ۝

یعنی ساعت نزدیک آگئی۔ اور چاند پھٹ گیا۔ اور اگر وہ کوئی نشان دیکھیں تو منہ پھیر لیتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ یہ جادو ہے ہمیشہ کا۔

اس واقعہ پر عام طور پر دو رنگ میں اعتراض کیا جاتا ہے۔ اول یہ کہ اس کا کیا ثبوت ہے کہ چاند اس وقت پھٹ گیا۔ دوم۔ چاند کا پھٹنا ناممکن ہے یعنی قانون قدرت کے خلاف ہے پہلے اعتراض کا جواب تو دوسری آیت میں ہی موجود ہے۔ کفار کے سامنے قرآن شریف میں علی الاعلان کہا گیا۔ کہ چاند پھٹ گیا۔ اور انہوں نے جواب دیا۔ کہ یہ جادو ہے۔ اگر ان کو اس واقعہ کے ہونے سے انکار ہوتا۔ تو وہ یہ جواب نہ دیتے۔ بلکہ کہتے۔ کہ یہ بات غلط ہے ہم نے چاند کو پھٹتے ہوئے نہیں دیکھا۔ ان کا یہ جواب کہ یہ جادو ہے۔ اس بات کی دلیل ہے۔ کہ انہوں نے چاند کے پھٹنے کے واقعہ کو صحیح تسلیم کر لیا۔ لیکن اس کی وجہ یہ بیان کر دی۔ کہ یہ معجزہ کے طور پر نہیں پھٹا۔ بلکہ جادو کے اثر کے ماتحت ان کو پھٹا ہوا نظر آیا۔ اور اگر انہوں نے یہ جواب نہ دیا ہوتا۔ تو وہ ضرور اعتراض کرتے کہ یہ جادو کا اثر نہیں۔ بلکہ خود ہی ہماری طرف منسوب کر دیا گیا ہے۔ لیکن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے لیکر آجتک یہ اعتراض نہیں کیا گیا۔ جو اس امر کا ثبوت ہے کہ ان لوگوں نے یہی جواب دیا۔ غرضیکہ کفار کے اس جواب سے پہلا اعتراض دور ہو جاتا ہے۔ دوسرا اعتراض بھی اسی طرح بے حقیقت ہے۔ اور چاند کا پھٹا ہوا یا دو ٹکڑوں میں نظر آنا ناممکن نہیں۔ جو لوگ علم طبعیات سے واقف ہیں۔ وہ جانتے ہیں۔ کہ روشنی کی شعاعیں مختلف کثافت کی شفاف چیزوں میں سے گزرتے وقت منحرف ہو جاتی ہیں اس کو روشنی کا انحراف (Refraction of Light) کہا جاتا ہے مثال کے طور پر جب ایک سکہ کسی برتن میں رکھا جائے۔ اور آنکھ کو اس قدر نیچا کیا جائے۔ کہ وہ سکہ نظر سے اوجھل ہو جائے۔ تو برتن میں پانی ڈالنے سے پھر وہ سکہ نظر آنے لگے گا۔ حالانکہ آنکھ اسی مقام پر ہوگی۔ جہاں سے خالی برتن میں سے سکہ نظر نہ آتا تھا۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ پانی اور ہوا کی کثافت میں فرق ہے۔ پانی میں سے باہر نکل کر روشنی کی شعاعیں ٹیڑھی ہو جاتی ہیں۔ اور سکہ اپنے اصل مقام سے ابھرا ہوا نظر آتا ہے۔ ذیل کی شکل سے یہ بات بخوبی سمجھ میں آسکتی ہے

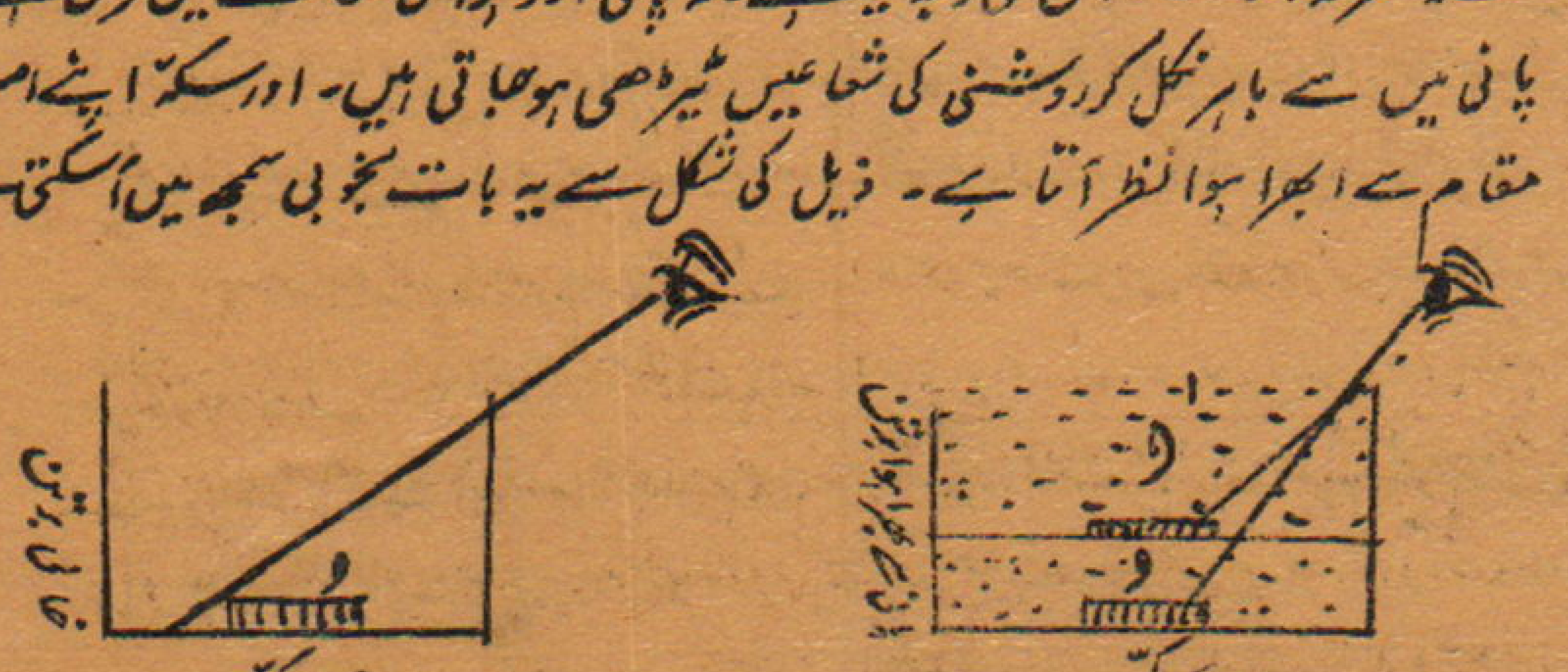

Digitized by Khilafat Library

پانی بھرنے پر سکڑ بجائے مقام و کے وَ پر نظر آئے گا۔ اور مقام الف سے روشنی کی شعاع نکل کر جب مقام ج پر پانی سے باہر نکلے گی۔ تو بجائے سیدھی جانے کے پانی اور ہوا کی کثافت میں فرق ہونے کی وجہ سے نیچے کو مڑ جائے گی۔ اور آنکھ تک پہونچ جائے گی ؛

اسی طرح ریگستانوں میں روشنی کی شعاعیں ہوا کے مختلف طبقات جن کی کثافت مختلف ہوتی ہے سے گزرنے کی وجہ سے نخلستان نظر آتے ہیں۔ اور مسافر اس نظر کے فریب کی وجہ سے جسے سراب کہتے ہیں۔ ان کی طرف چل پڑتے ہیں۔ لیکن وہاں جا کر معلوم ہوتا ہے۔ کہ کوئی پانی وغیرہ نہیں ہے۔ اور جو پانی میں درختوں کا عکس نظر آتا تھا۔ وہ روشنی کے انحراف کی وجہ سے نظر کا فریب تھا۔ مندرجہ ذیل شکل سے یہ بات واضح کی جاسکتی ہے ؛

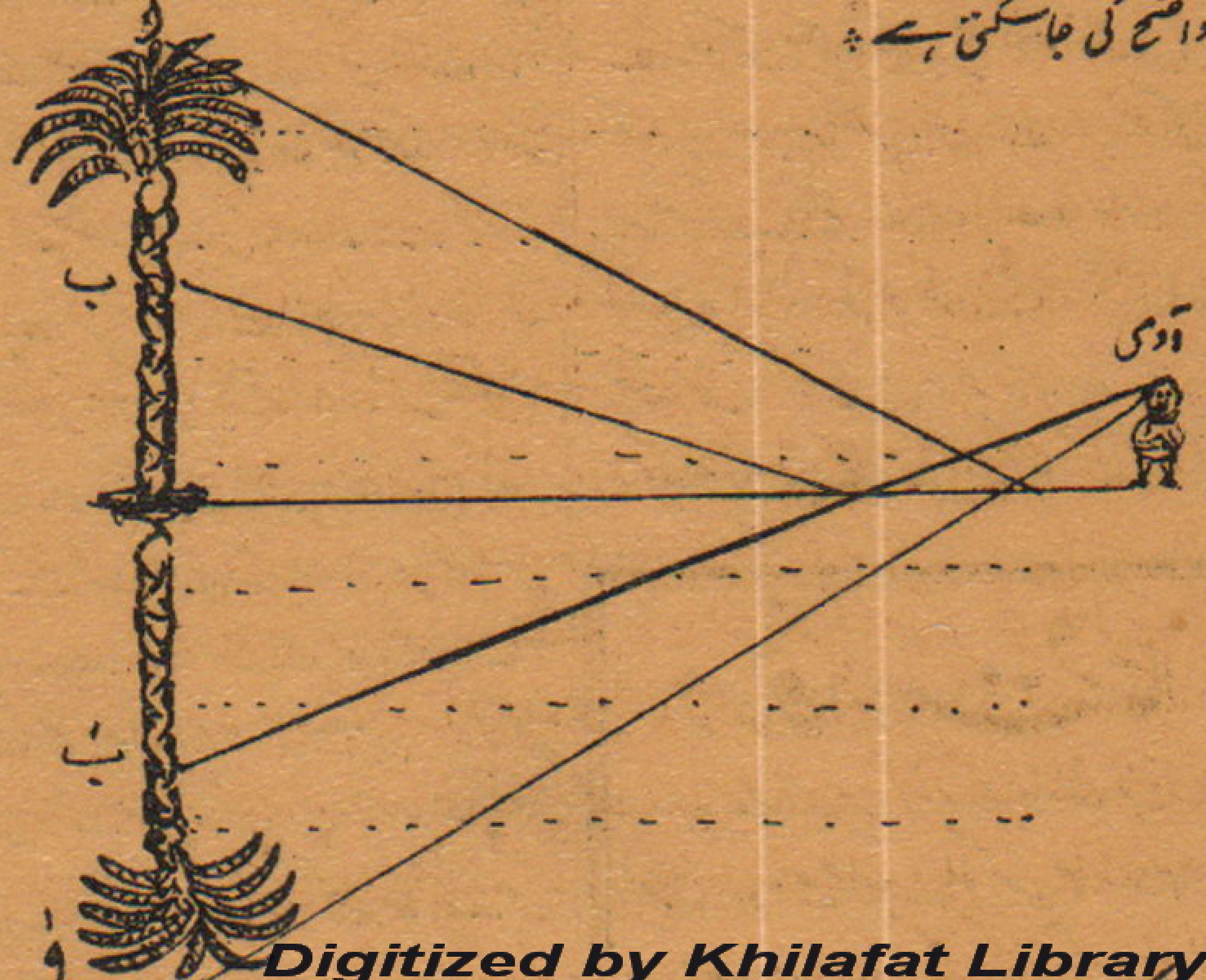

Digitized by Khilafat Library

کھجور کا مقام ا روشنی کے انحراف کی وجہ سے مقام اُ پر نظر آئے گا۔ اور مقام ب مقام بُ پر۔ اور اس طرح سے کھجور کا درخت بجائے سیدھا نظر آنے کے الٹا نظر آئے گا۔ اور دیکھنے والا سمجھے گا۔ کہ پانی میں عکس نظر آرہا ہے۔ حالانکہ یہ نظر کا فریب ہوگا ؛

روشنی کے اس انحراف کو اگر ذہن نشین کر لیا جائے۔ تو چاند کا پھٹا ہوا نظر آنا آسانی سے سمجھ میں آسکتا ہے۔ چاند کے ہر دو نصف اور دیکھنے والے کے درمیان مختلف کثافت کے ہوا کے طبقات ہونے کی وجہ سے چاند کے ایک ٹکڑے کا اپنے اصل مقام سے اوپر اور دوسرے کا اپنے اصل مقام سے نیچے نظر آنا عین ممکن ہے۔ اور عین قانونِ قدرت کے مطابق ہے ؛

علاوہ اس کے جب زمین پر شدید زلزلہ آتا ہے۔ تو کئی دفعہ زمین پھٹ جاتی ہے۔ اور پھر دوسرے جھٹکے سے مل جاتی ہے۔ زلزلہ بہار کے موقعہ پر یہ منظر کئی لوگوں نے دیکھا۔ اسی طرح اگر چاند میں زلزلہ آئے۔ اور وہ پھٹ جائے۔ تو زمین والوں کو اس کا دو ٹکڑے نظر آنا بھی عین ممکن ہے۔ پھر چاند کا دو ٹکڑے نظر آنا ایک اور طرح بھی ممکن ہے۔ اور وہ اس طرح کہ چاند کے سامنے کوئی ایسا جرم فلکی آجائے۔ جس کی وجہ سے چاند کے درمیانی حصہ میں اندھیرا ہو جائے۔ اور زمین پر سے دیکھنے والوں کو چاند کے دو ٹکڑے نظر آئیں۔ غرضیکہ چاند کے دو ٹکڑے نظر آنا قانونِ قدرت کے مطابق کئی طرح سے ممکن ہے۔ اور جو لوگ اس کو ناممکن خیال کرتے ہیں۔ ان کے اپنے عدم علم یا عدم تدبر کا نتیجہ ہے۔ ورنہ حقیقت میں ایسا واقعہ نظر آنا عین ممکن ہے۔ اور قانونِ قدرت کے مطابق ؛

یکم نومبر کو لنڈن میں یوم التبلیغ کس طرح منایا گیا؟

پچھلے سالوں میں یوم التبلیغ کو عام طور پر لنڈن میں ایک خاص جلسہ کر کے تبلیغ کی جاتی رہی ہے۔ لیکن اس طرح لنڈن جیسے وسیع شہر میں زیادہ لوگوں تک پہونچنا مشکل ہوتا ہے۔ اس سال امام مسجد لنڈن نے یہ تجویز کی۔ کہ لنڈن کے مختلف حصوں میں انفرادی رنگ میں تبلیغ کی جائے۔ چنانچہ اس کے مطابق انہوں نے ایک تقسیم عمل کر دی۔ کنگسٹن میں ایک نہائت پُر جوش اور مخلص احمدی نوجوان نے اپنے دوستوں کے سامنے کئی گھنٹے اسلام کی خوبیاں بیان کر کے اپنا فرض ادا کیا۔ اور بہت سے اعتراضات کے جواب دیئے اسی طرح ولزڈن میں صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب نے اپنے واقفوں تک پیغام حق پہونچانے کی کوشش کی۔ Ealing میں ہمارے نومسلم بھائی مسٹر مبارک احمد صاحب فیولنگ نے اپنے ایک دوست کے گھر اپنے دوستوں کو جمع کر کے اسلام اور احمدیت قبول کرنے کی دعوت دی۔ اور لمبی گفتگو ہوئی۔ بہت دلچسپ سوال و جواب بھی ہوئے ؛

دوسرا طریق لٹریچر تقسیم کرنے کا تھا۔ گو مفت اشاعت کے لئے لنڈن جیسے شہر میں لاکھوں اشتہار اور رسالے بھی ناکافی ہیں۔ تاہم ایک خاص تعداد رسالہ جات کی بعض گلیوں اور گھروں میں تقسیم کی گئی۔ مس سکینہ بینکس نے پٹن کی گلیوں میں رسالے تقسیم کئے اور مس نصیرہ بینکس نے Wandsworth کے محلہ میں لوگوں کے گھروں تک رسالے پہونچائے ؛

صبح کے وقت دو معزز ہندوستانی طالب علم جو مسجد میں آئے۔ ان کو مولانا شمس صاحب نے دو گھنٹہ تک نہائت مؤثر پیرائے میں احمدیت کی تبلیغ کی۔ اور انہوں نے پھر آنے کا وعدہ کیا۔ خاکسار اور مولانا شمس صاحب لنڈن کے مشرقی حصہ میں گئے۔ جہاں ہندوستانیوں کی کافی آبادی ہے۔ خاکسار چونکہ اس حصہ لنڈن سے کچھ واقفیت رکھتا ہے۔ کیونکہ والد صاحب مرحوم حضرت مفتی محمد صادق صاحب اور چودھری فتح محمد صاحب کے زمانہ میں ان کے ساتھ وہاں جا کر تبلیغ کیا کرتے تھے۔ میں مولانا شمس صاحب کو کار صاحب کے مکان پر لے گیا۔ اور وہاں انہوں نے احسن رنگ میں تبلیغ کی۔ اور سلسلہ کے ساتھ تعلق پیدا کرانے کی کوشش کی۔ کار صاحب کا اپنا خاندان ماشاء اللہ کافی ہے۔ وہاں سے ہم مصریوں میں تبلیغ کرنے کی نیت سے مصری کلب میں پہونچے۔ لیکن دیر ہو گئی تھی۔ اس لئے وہاں موقعہ نہ ملا۔ میر عبد السلام صاحب نے ہائیڈ پارک میں تقریر فرمائی۔ اور بہت سے لوگوں کے سوالات اور اعتراضات کے جواب دیئے۔ حضرت مولوی شیر علی صاحب گو ترجمہ قرآن کے کام کی وجہ سے حد درجہ معروف رہتے ہیں۔ تاہم اس دن آپ نے بھی بہت سا وقت تبلیغ پر خرچ کیا۔ مسجد سے دو میل کے فاصلہ پر ایک مشہور جگہ ہے۔ جس کا نام Clapham Common ہے۔ وہاں سینکڑوں لوگ سیر و تفریح کے لئے جاتے ہیں۔ اور ہائیڈ پارک کی طرح کئی لیکچرار تقریریں کیا کرتے ہیں۔ وہاں حضرت مولوی صاحب نے قریباً تین گھنٹہ تک اپنے خاص انداز میں بہت سے لوگوں کو پیغام حق پہونچایا۔ آپ ہر قسم کے سوالات کا جواب نہائت وضاحت کے ساتھ مؤثر پیرایہ میں دیتے رہے۔ نہ صرف اسلام کی خوبیاں بیان فرمائیں۔ بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کا بھی اعلان کیا۔ اور بتایا کہ کس طرح آپ کی آمد سے پیشگوئیاں پوری ہوئیں۔

بعض لوگوں کو وہاں لٹریچر دیا گیا۔ اور مسجد کا پتہ بھی۔ چونکہ وہ جگہ مسجد سے نسبتاً قریب ہے۔ اس لئے اللہ تعالےٰ چاہے تو یہ بیج اپنے وقت پر پھل لائے گا۔ اتوار کی وجہ سے ایک شخص کا مسجد میں رہنا بھی ضروری تھا۔ اس لئے ٭٭

٭٭ امام صاحب مسجد لنڈن خود موجود رہے۔ اور جو لوگ آئے۔ ان کو تبلیغ کی۔ پھر کئی لوگوں کو لنڈن سے باہر رسالجات بھیجے۔ اور تبلیغی خطوط لکھے ؛

خاکسار۔ عبد العزیز از لنڈن

اسلامی ممالک کی دلچسپ اور اہم خبریں

(ایک خبر رساں ایجنسی سے الفضل کے لئے حاصل کردہ معلومات)

آزادئ شام پر یہودیوں کو تشویش

دمشق (بذریعہ ہوائی ڈاک) فرانس اور شام کے درمیان معاہدہ کے نتیجہ میں شام کو جو آزادی تفویض کی گئی۔ اس پر ۲۰ ہزار شامی یہودیوں میں سخت تشویش کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ شام کے یہودی قیام آزادی کے خطرات کے خلاف آواز بلند کرنے سے اس لئے ڈرتے ہیں۔ تا ایسا نہ ہو۔ کہ عرب آزادی کے خلاف ان کے احتجاج کا انتقام لیں بعض یہودی حلقوں کا خیال ہے کہ اس وقت ان کے لئے سب سے بہتر طریق عمل یہی ہے کہ خاموشی کے ساتھ حالات کا انتظار کیا جائے۔ لیکن عام یہودی حلقوں میں اضطراب پھیل رہا ہے۔ اور وہ ملک کو چھوڑنے کا قصد کر رہے ہیں۔ قبل ازیں گذشتہ پانچ سالوں میں بھی ۱۰ ہزار کے قریب یہودی دمشق اور الیپو سے باہر جا چکے ہیں۔ اور اس وقت ان دونوں شہروں میں ان کی تعداد صرف ۸ ہزار رہ گئی ہے۔ ملک میں اقلیتوں کے خدشات کو دور کرنے کے لئے فرانس اور شام کے درمیان معاہدہ کی گفت و شنید کرنے والے شامی وفد کے صدر ہاشم عباسی نے اخبار Journal D'orient میں ایک بیان شائع کرایا ہے۔ جس میں اس بات کا یقین دلایا گیا ہے۔ کہ شام میں تمام اقلیتوں کی جن میں ترک۔ یہودی اور رومن کیتھولک شامل ہیں۔ ان کے حقوق کی حفاظت کی جائے گی۔

مصر اور فلسطین کے درمیان تجارتی معاہدہ

قاہرہ (بذریعہ ہوائی ڈاک) ہفتہ رواں کے دوران میں ایک شاہی فرمان کے ذریعہ مصر اور فلسطین کے درمیان ایک تجارتی معاہدے کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔ یہ معاہدہ اس گفت و شنید کا نتیجہ ہے۔ جو گذشتہ سال فلسطین کے تجارتی وفد اور مصری گورنمنٹ کے درمیان ہوئی تھی۔ اس معاہدہ سے دونوں ملکوں کی باہمی رقابت کا خاتمہ ہو گیا ہے۔ اس لئے یہ دونوں ملکوں کے لئے مفید ثابت ہوگا دونوں ممالک مصر کی روئی کے سوا کم و بیش ایک ہی چیزیں پیدا کرتے ہیں اور قابل تصفیہ امر یہ تھا کہ مقامی صنعتوں کو محفوظ کیا جائے۔ اور ساتھ ہی مقامی فصلوں کی کمی کی صورت میں دوسرے ملکوں کی اشیاء کے لئے بھی منڈی تیار کی جائے۔ محاصل بحری۔ جو گذشتہ دو تین سال میں بڑھا دئے گئے تھے کم کر دئے جائیں گے اور اسی طرح ریلوے کے کرایہ اسباب میں کمی کر دی جائے گی۔ معاہدہ کی رو سے دونوں حکومتوں کے نمائندوں کو سالانہ اجلاس کرنے کی اجازت ہے۔

عراق میں آبپاشی کے ذرائع کی ترقی

بغداد (بذریعہ ہوائی ڈاک) عراق کے سب سے پہلے قومی بنک المعروف بہ زراعتی و صنعتی بنک بغداد نے جو حال میں کاشتکاروں اور صناعوں کو امداد بہم پہنچانے کے لئے قائم کیا گیا تھا فیصلہ کیا ہے۔ کہ اس کے زیر انتظام ایک کمپنی قائم کی جائے۔ جو زمینداروں اور کاشتکاروں کو آب پاشی کے پمپ کرایہ پر دے گی۔ کمپنی مذکور اپنا کاروبار چلانے کے لئے پمپوں کا ایک بھاری ذخیرہ جمع کرے گی۔ وہ دیگر زراعتی آلات اور مشینیں وغیرہ خریدنے کا بھی ارادہ رکھتی ہے۔

مصری کابینہ کا امیر

قاہرہ (بذریعہ ہوائی ڈاک) ایک شاہی فرمان کے ذریعہ سید ذوالفقار پاشا کو جو بادشاہ فاروق کے سب سے بڑے چیمبرلین ہیں۔ دیگر فرائض کے علاوہ شاہی کابینہ کا امیر مقرر کیا گیا ہے۔ یہ عہدہ علی مہر پاشا کے وزیر اعظم بننے کی وجہ سے خالی ہو گیا تھا۔ قبل ازیں احمد حسنین پاشا اس عہدہ پر فائز تھے۔ جو کہ الابراشی پاشا کے معزول ہونے پر مقرر کئے گئے تھے۔ سابق عہدیدار حسن نشاط پاشا کو بھی اس وقت کے ہائی کمشنر لارڈ لائڈ کی ترغیب پر یہ عہدہ تفویض کیا گیا تھا۔ شاہ فواد کے زمانہ میں یہ عہدہ بہت بڑی اہمیت رکھتا تھا۔ کیونکہ شاہی کابینہ کا امیر بادشاہ اور گورنمنٹ کے درمیان ایک واسطۃ العقد تھا۔ اور اس کا مطلب یہ تھا۔ کہ وہ شاہ فواد کے احکام وزراء تک پہنچانے کا کام سر انجام دیتا تھا۔ ابراشی پاشا اور نشاط پاشا دونوں نے اس عہدہ جلیلہ کو اپنے سیاسی اغراض کے حصول کے لئے استعمال کیا۔ اور اس وقت بادشاہ کا محل سازشوں کا مرجع بنا ہوا تھا۔ ذوالفقار پاشا کے متعلق خیال کیا جاتا ہے۔ کہ وہ اپنے اس عہدہ سے ناجائز فائدہ اٹھانے کی کوشش نہیں کریں گے۔ وہ ایک وضیع اور پرانے ترکی افسر ہیں اور قریباً ۵۰ سال سے قصر شاہی کے ساتھ ان کا تعلق چلا آتا ہے۔ وہ مصر کے چار حکمرانوں کے ماتحت افسر امور خانہ رہ چکے ہیں۔ اور اگرچہ وہ اس وقت معمر آدمی ہیں۔ تاہم قصر شاہی میں ایک اہم شخصیت سمجھے جاتے ہیں

ترکی میں روئی کی پیداوار

استنبول (بذریعہ ہوائی ڈاک) حکومت ترکیہ ملک میں صنعتی اور زراعتی ترقی کی حکمت عملی کو بسرعت انجام دے رہی ہے۔ کپاس کی پیداوار کے متعلق طویل تحقیق و تدقیق کے بعد معلوم ہوا ہے کہ ملک کے بعض اضلاع اس اہم زراعتی پیداوار کے اگانے کے لئے نہایت موزوں ہیں وزیر زراعت کی تجویز ہے۔ کہ دو سال کے عرصہ میں کم سے کم روئی کے پانچ لاکھ گٹھے حاصل کرنے کے لئے کپاس اگائی جائے گذشتہ تین سالوں میں کپاس کی پیداوار میں جو حیرت انگیز اضافہ ہوا۔ اس کے پیش نظر اس قدر کپاس کا لگانا ناممکن نہیں ۱۹۳۶ء میں روئی کی پیداوار ۱۶۰،۰۰۰ گٹھے تھا۔ اس سال ۲۴۰،۰۰۰ سے بھی بڑھ گئی ہے۔ چونکہ ترکی میں پانچ لاکھ گٹھوں کی کھپت نہیں ہو سکتی اس لئے اس کا کچھ حصہ باہر بھیجا جائے گا۔ یا دوسرے خام مواد کے عوض اس کا تبادلہ کیا جائے گا۔ ترکی کے ان مخصوص اضلاع میں جو بحیرہ اسود کے کنارے واقع ہیں۔ چائے کے باغ لگانے کی بھی کوشش ہو

درخواست دعا

میرے ایک دوست دو نہایت اہم وجوہ سے سخت تکلیف میں ہیں۔ حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اور جماعت احمدیہ کے تمام افراد کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ دعا فرمائیں اللہ تعالےٰ ان کو ہر دو امور میں کامیاب فرما کر مخلصی بخشے۔

خاکسار۔ بشیر احمد خان دجانہ پرائیویٹ سکرٹری حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ

خدمت اسلام کا ایک طریق

آپ انجمن احمدیہ خدام الاسلام قادیان کے ممبر بن جائیں۔ آپ کو ماہوار ٹریکٹ عیسائیت اور ویدک دھرم کے متعلق ملتے رہینگے۔ خود پڑھیں۔ دوسروں میں تقسیم کریں۔ چندہ سالانہ اڑھائی روپے پیشگی ہے۔ علاوہ ازیں مندرجہ ذیل ٹریکٹ و رسالے برائے فروخت موجود ہیں۔

۱۔ نبراس المومنین۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ننانوے چیدہ چیدہ احادیث کا مفید مجموعہ مع ترجمہ اردو۔ قیمت فی نسخہ ۱؍۔ ایک روپے کے بارہ۔ علاوہ محصول ڈاک۔

۲۔ "وید ہمارا کرشن" لطیف ترین ٹریکٹ جو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ نے ہندوؤں میں تبلیغ کے لئے رقم فرمایا ہے۔ اردو فی سینکڑہ ۴؍ ہندی فی سینکڑہ ۱۲؍ مع محصول ڈاک

۳۔ ٹریکٹ "الوہیت مسیح کی تردید میں بیس انجیلی دلائل" فی سینکڑہ ۱۴؍ مع محصول ڈاک۔

خاکسار: سکرٹری انجمن احمدیہ خدام الاسلام۔ قادیان

Digitized by Khilafat Library

رُوئداد اجلاس عام ڈیک کمیٹی ضلع سیالکوٹ

۳ نومبر کو ڈیک کمیٹی ضلع سیالکوٹ کا اجلاس عام زیر صدارت چوہدری ایس بی ملہی صاحب پریذیڈنٹ ڈیک کمیٹی رئیس اعظم علاقہ دو کانڈھی ممبر ڈسٹرکٹ بورڈ ذیلدار بمقام گھٹیالیاں منعقد ہؤا۔ علاقہ دو کانڈھی کے کثیر التعداد زمیندار عہدہ داران ممبران منتظمہ کمیٹی کے علاوہ مندرجہ ذیل اصحاب خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ (۱) سردار بلونت سنگھ صاحب رئیس اعظم سرنوالی ضلع سیالکوٹ معہ برادر خورد (۲) چوہدری غلام رسول صاحب سنہ ھوآف ستراہ رئیس اعظم سینئر وائس پریذیڈنٹ ڈسٹرکٹ بورڈ سیالکوٹ معہ برادران (۳) سردار امر سنگھ صاحب پریذیڈنٹ سمال ٹاؤن کمیٹی ڈسکہ (۴) سردار ہرنام سنگھ صاحب ذیلدار گوئند کے ضلع سیالکوٹ (۵) سردار بیلا سنگھ صاحب بی اے ذیلدار ڈیلکے معہ دیگر ذیلدار، سفید پوش صاحبان تحصیل ڈسکہ و تحصیل سیالکوٹ (۶) مولوی حکیم محمد عبداللہ خانصاحب رئیس اعظم آف کھیوہ امیر جماعت ہائے احمدیہ حلقہ پسرور شمالی (۷) چوہدری عبداللہ خانصاحب باجوہ دعم چوہدری سر محمد ظفر اللہ خانصاحب امیر جماعت انجمن ہائے احمدیہ حلقہ پسرور جنوبی

۳ بجے بعد دوپہر کمیٹی کا اجلاس شروع ہؤا۔ سکرٹری نے کارروائی سابقہ اجلاس پڑھکر سنائی جسکو حاضرین کی تائید سے صاحب صدر نے تصدیق کیا۔ متعدد تجاویز ہوئیں۔ جن میں سے مندرجہ ذیل قابل ذکر ہیں

جمعدار سردار مولا سنگھ صاحب ممبر منتظمہ کمیٹی حلقہ علا دانیوال نے مندرجہ ذیل دو تجاویز پیش کیں جنکو حاضرین کی متفقہ تائید سے منظور کیا گیا۔

(۱) ڈیک کمیٹی میں نہر کامیاب نہیں ہو سکتی۔ اور نہ ہی نہر کا مطالبہ کمیٹی کے پروگرام میں ہے۔ نہر کی تجویز ڈیک کے مطالبہ کو بہت پیچھے ڈال دے گی۔ اس لئے میں تجویز کرتا ہوں۔ کہ کمیٹی کی طرف سے ایک ہی مطالبہ جو ڈیک میں پختہ بند کی سکیم کو عملی جامہ پہناتا ہے۔ گورنمنٹ پنجاب کے سامنے پیش کیا جائے

(۲) اگر پنجاب گورنمنٹ کو پختہ بند کا بجٹ منظور کرنے میں دیر ہو تو ہماری سہولت کے لئے ہمیں کی ۱۹۳۷ء کے شروع میں ریت کا کچا مگر مضبوط بند لگانے کی اجازت دی جائے۔

سردار ہرنام سنگھ صاحب ذیلدار گوئند کے سردار امر سنگھ صاحب پریذیڈنٹ سمال ٹاؤن کمیٹی ڈسکہ، سردار بیلا سنگھ صاحب بی۔ اے ذیلدار ڈیلکے نے کمیٹی کے اپنے تجربات سے کمیٹی کو مستفید فرماتے ہوئے مستقل مزاجی تعاون باہمی اخوت اور مستعدی سے کام کرنے کی تلقین کی۔

سکرٹری نے کمیٹی کی مالی حالت کے متعلق ایک تقریر کی۔ جس سے متاثر ہو کر مندرجہ ذیل اصحاب نے مندرجہ ذیل رقوم سے کمیٹی کی مالی امداد کی۔

(۱) سردار بلونت سنگھ صاحب مبلغ ۵۰ روپے

(۲) چوہدری غلام رسول صاحب سنہ ھوآف ستراہ مبلغ ۲۵ روپے

(۳) چوہدری محمد شفیع صاحب ممبر منتظمہ کمیٹی مبلغ ۲۵ روپے

اس کے علاوہ ممبران منتظمہ کمیٹی نے آئندہ اجلاس پر اپنے اپنے حلقوں سے چندہ وصول کر کے ادا کرنے کا وعدہ کیا۔

قریشی نیاز احمد اختر سکرٹری

عرق فولاد

نہایت ہاضم مقوی اعصاب و مقوی معدہ ہے۔ عمدہ خون پیدا کر کے چہرے کی رنگت نکھارتا ہے۔ بواسیر خونی و بادی کے لئے بھی مفید ہے۔ معدہ و جگر کی ہر قسم کی خرابی کی اصلاح کرتا ہے۔ جگر کی سختی کو زائل کرتا ہے۔

قیمت فی شیشی چھ اونس والی ایک روپیہ علاوہ محصول ڈاک۔

عبدالرحمٰن کاغانی اینڈ سنز دواخانہ رحمانی قادیان

سونا دو روپیہ تولہ۔ جرمنی کی ایجاد کیمیکل گولڈ سونے کی چوڑیاں

انکو کاریگر نے اس خوبصورتی کے ساتھ بنایا ہے۔ کہ ہاتھ چوم لینے کو جی چاہتا ہے۔ پانچسو روپے کی چوڑیاں بنوا کر انکے سامنے رکھ دو۔ پھر دیکھو کونسی خوبصورت معلوم ہوتی ہیں۔ تجربہ کار سنار بھی یکا یک یہ نہیں کہہ سکتا کہ یہ سونے کی نہیں۔ نازک نازک ہاتھوں میں پہنا کر ان کی بہار دیکھئے۔ ہر گھڑی ایک نئی طرز معلوم ہوتی ہے۔ کلائی پر نور برستا ہے۔ کہ سب کی نظر ان پر نہ پڑے تو بات نہیں۔ چمک دمک۔ رنگ روپ مثل سونے کے قائم رہتا ہے۔ قیمت ایک سٹ بارہ چوڑیاں تین روپیہ۔ تین سٹ پر ایک سٹ انعام۔ محصول ڈاک ۸/ فرمائش کے ساتھ ناپ ضرور روانہ کریں۔ پتہ محمد شفیق اینڈ کو روڑکی (یو پی)

از عدالت جناب خان ہدایت اللہ خان صاحب ایم۔ اے اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر باختیارات سب جج درجہ سوم ڈیرہ اسمٰعیل خان

رائے بہادر چوہدری روچی رام ولد چوہدری ڈاسو رام ذات کھتر ٹھیکیدار ڈیرہ اسمٰعیل خان مدعی

بنام

(۱) عبدالرحیم خان (۲) و عبدالرحمٰن خان بالغان (۳) و فضل الرحمٰن نابالغ سربراہی والد خود پسران خان بہادر مولوی احمد الدین خان صاحب اقوام قریشی سکنائے ڈیرہ اسماعیل خان (۴) و نواب سیف اللہ جان ولد خان صاحب عبداللہ خان قوم حواچکزئی سکنہ بھکر ضلع میانوالی (۵) و خانصاحب سردار اسد جان خان ولد نواب محمد افضل خان قوم گنڈہ پور سکنہ و رئیس کلاچی (۶) و محمد صدیق خان ولد رحمت اللہ خان ذات لوان سکنہ حال ویسو ضلع کیمل پور پنجاب (۷) غلام حیدر خان ولد نامعلوم ذات راجپوت سکنہ ٹھیکیدار گورداسپور (۸) شیخ غلام حسن ولد شیخ حسین بخش خان ذات شیخ سکنہ حال قادیان پنجاب مدعا علیہم

دعوے فہمید حساب شراکتی کارخانہ ریشم واقعہ ڈیرہ اسمٰعیل خان صوبہ سرحد مالیت بغرض کورٹ فیس و اختیار سماعت ۱۰۰۰ روپیہ واپس آمدہ ناز اپیل عدالت جوڈیشل کمشنر بہادر پشاور

بمقدمہ صدر۔ رپورٹ سمنات سے پایا جاتا ہے۔ کہ مدعا علیہم محمد صدیق خان و غلام حیدر خان و شیخ غلام حسن تعمیل سمنات سے دیدہ دانستہ گریز کرتے ہیں۔ لہذا بذریعہ اشتہار ہذا ان کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ اگر وہ بتاریخ ۲/۱۲/۳۶ اصالتاً یا وکالتاً حاضر عدالت ہو کر پیروی مقدمہ نہ کریں گے۔ تو ان کے خلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جائے گی۔

آج بتاریخ ۱۷/۱۱/۳۶ کو میرے دستخط اور مہر عدالت کے جاری ہؤا۔

دستخط حاکم

(مہر عدالت)

اشتہار زیر دفعہ ۵ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب شیخ محمد اکبر صاحب سب جج بہادر درجہ سوم جالندھر

دعوے دیوانی ۸۳۹ بابت ۱۹۳۶ء

چمبہ رام ولد بھگوان داس ذات براہمن سکنہ موضع دومنڈہ تحصیل جالندھر مدعی

دعوے ۱۳۰ روپے بروئے تمسک

بنام رحمت خان ولد نقرو ذات گوجر سکنہ موضع ڈھنڈوری تحصیل و ضلع جالندھر و بھگوان داس ولد جے چند براہمن سکنہ دومنڈہ تحصیل و ضلع جالندھر مدعا علیہم

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمی رحمت خان وغیرہ مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے۔ اور روپوش ہے۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام رحمت خان وغیرہ مذکور جاری کیا جاتا ہے۔ کہ اگر رحمت خان وغیرہ مذکور تاریخ ۳۰/۱۱/۳۶ کو بمقام جالندھر حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہوگا۔ تو اس کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آوے گی۔

آج بتاریخ ۲/۱۱/۳۶ بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہؤا۔

دستخط حاکم

(مہر عدالت)

Digitized by Khilafat Library